ABSAAR Monthly Malegaon
Post L.No.MGN/208/2017-2019 RNI NO.MAHURD/2016/69826

حق و صداقت کا روشن اشاریہ

ماہنامہ ابصار مالیگاؤں

مدیر: حافظ جلال الدین قاسمی

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

صفحہ نمبر ۷ پر: ابصار ماہنامہ انعامی مقابلہ نمبر ۳

Vol No.2 Issue No.14 September 2017 Pages:8 Price:5/-

جلد نمبر: ۲ شمارہ نمبر: ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ ستمبر ۲۰۱۷ صفحات: ۸ قیمت: ۵ روپیہ
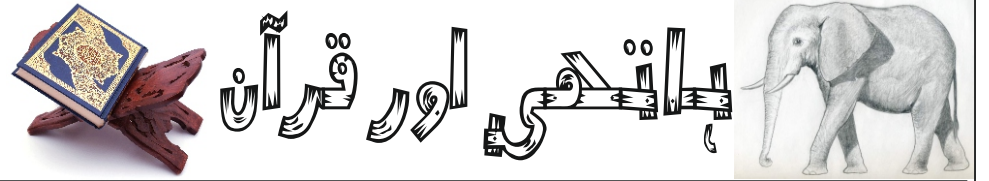
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ (1) أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ (2) وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ (3) تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ (4) فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ (5) (سورۃ الفیل:105)

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اس نے (بری طرح) اکارت نہیں کردیا ان لوگوں کی (اس منحوس) چال کو۔ اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیئے۔ جو ان پر کھنگر (پکی ہوئی مٹی) کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ پھر اللہ نے ان کو (جانوروں کے) کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا۔

ہاتھی ایک مشہور جانور ہے۔ اسے عربی میں فیل کہتے ہیں، اس کی جمع اَفیال اور فِیَلۃ آتی ہے اور ہتھنی کو فیلہ کہتے ہیں۔ نر ہاتھی مادہ سے مِلاپ میں اِنتہائی شرمیلا واقع ہوا ہے۔ یہ اپنے رہنے کی جگہ کے عِلاوہ کسی اور جگہ ملاپ نہیں کرتا ہے۔ اس کی ایک خاصِیت ہے کہ شہوَت کی وَجہ سے وہ بد خُلق ہوجاتا ہے اور اونٹ کی طرح کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ ہاتھی پانچ سال کی عُمر میں بالغ ہوجاتا ہے۔ عبداللطیف بغدادی نے کہا ہے کہ ہتھنی سات سال میں حامِلہ ہوجاتی ہے۔ چونکہ یہ بیٹھ کر بچہ جننے پر قادِر نہیں ہوتی ہے لہٰذا وِلادت کے وَقت وہ کسی دریا میں چلی جاتی ہے اور پانی میں کھڑے کھڑے بچہ جنتی ہے اس دوران نَر ہاتھی مُسلسل پہرہ دیتا رہتا ہے۔ ہاتھی کی سُونڈ اس کی ناک بھی ہے اور ہاتھ بھی۔ اتنے بڑے جُثّے کا ہونے کے باوُجود اس کی چال بہت دھیمی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھی کو سننے کی بہترین صلاحِیت عطا فرمائی ہے۔ ہاتھی ایک دوسرے کی آواز کو پانچ میل دور سے سُن سکتے ہیں۔ ریکارڈ کے مطابق اب تک دُنیا کا سب سے بڑا ہاتھی چوبیس ہزار پاؤنڈ اور تیرا فیٹ لمبا تھا۔ یہ بڑی ہی عجیب بات ہے کہ اتنی بڑی جَسامَت کے باوجود اللہ کی ایک چھوٹی سی مخلوق مکھی سے بہت ڈرتا ہے۔ ہاتھی ایک دن میں دو سے تین گھنٹے ہی کی نیند لیتے ہیں۔ ایک نارمَل سائز کے ہاتھی کو ایک دِن میں تین سو کلوگرام خوراک اور ایک سو ساٹھ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہاتھی کے دو دانتوں کا وَزن تقریباً دو سو کلوگرام ہوتا ہے۔ ہاتھی بارہ میل دور سے پانی کی موجودگی کو محسوس کرسکتا ہے۔ ہاتھی کے دِماغ کا وَزن پانچ کلوگرام ہوتا ہے جو دُنیا میں پائے جانے والے کسی بھی جانوَر سے زیادہ ہے۔ ہاتھی انسان کے ہاتھ کے اِشارہ کو بھی سَمجھ سکتا ہے۔ ہاتھی کی کھال ایک اِنچ موٹی ہوتی ہے۔ ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ ہاتھی کے کان بڑے تو ہوتے ہیں مگر اُن کے سُننے کی صلاحِیت بہت کمزور ہوتی ہے۔ ایک ہاتھی کی عمر زیادہ سے زیادہ سَتّر سال ہوتی ہے۔ ہاتھی بہت اچھا تیراک بھی ہوتا ہے۔ اس کے سونگھنے کی صلاحِیت بہت تیز مگر اس کے دیکھنے کی صلاحِیت بہت کمزور ہوتی ہے۔

قرآن میں اُس کا ذِکر سورہ الفیل میں آیا ہے۔ قرآن میں اس سورہ کی ترتیب 105 ہے۔ آیات کی تعداد پانچ ہے۔ کلِمات کی تعداد 23 اور حروف کی تعداد 96 ہے۔ اور حَسبِ نُزول اس کا نمبر اُنّیسواں ہے۔ اس سورہ میں لفظ کَیْد کا معنیٰ ہے خُفیہ طور پر کسی کو ضَرر پہونچانے کا اِرادہ کرنا اور تَضْلِیلٍ کا مَطلب ہے باطِل کرنا اور طَیرً اکا مطلب ہے ہر وہ چیز جو ہوا میں اُڑے خواہ بَڑی ہو یا چھوٹی لفظ سجیل کے معنیٰ میں مفسرین کے متعدِد اقوال ہیں: بعض کہتے ہیں یہ سنگ گل کا مُعَرَّب ہے اور سنگ گل (مٹی کا پتھر) وہ ہے جو بھٹی میں پک کر مٹی پتھر بن جاوے جس کو کھنگر کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اصل میں سجین تھا۔ ن لام سے بدل گیا جس میں اشارہ ہے کہ وہ کنکریاں اور پتھر معمولی کنکر نہ تھے بلکہ عالم غیب میں اس طبقہ کے تھے کہ جہاں ارواح کفار کو عذاب دیا جاتا ہے ان کنکریوں کی یہ تاثیر تھی کہ جس پر پڑتی تھیں پار نکل جاتی تھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سجل سے مشتق ہے جس کے معنی لکھنے کے ہیں یا لکھی ہوئی چیز یا دفتر۔ جس میں اشارہ ہے کہ وہ کنکریوں ازل میں ان بدبختوں کے لئے لکھی ہوئی تھیں اور یہ ان کے لئے موت کے پروانے یا وارنٹ تھے ہر کنکری پر بخط غیب جس کو اس جہان کے لوگ پڑھ نہیں سکتے لکھا تھا کہ یہ فلاں بن فلاں کے لئے ہے۔ اور بَعض کے نَزدیک اس سے مراد وہ کنکر ہیں جو پکی ہوئی مٹی سے بنے ہوں۔ آتش فشاں علاقے میں لاوے کی وجہ سے مٹی جو پتھر کی شکل اختیار کرلیتی ہے شاید اسی کو سجیل کہا گیا ہے اور عجب نہیں کہ پرندے ان سنگ ریزوں کو اپنی چونچوں اور پنجوں میں قریب کے کسی آتش فشاں علاقہ سے لے آئے ہوں اور ان کے اندر زہریلا مادہ ہو یا اس کے ساتھ زہریلے جراثیم ہوں جس نے یکا یک وبا کی شکل اختیار کرلی ہو۔ بہر صورت یہ عام پتھر نہیں تھے بلکہ خاص قسم کے سنگریزے تھے اسی لیے قرآن نے اس وضاحت کے ساتھ اس کا ذکر کیا کہ "سجیل کی قِسم کے پتھر"۔ لفظ اَبَابِیلَ کا مطلب ہے جماعات مُتفرِّقۃ مِن الطیر یعنی پرِندوں کی اَلگ اَلگ ٹکڑیاں۔ لفظ اَبَابِیلَ جمع ہے اس کا واحِد نہیں آتا، بعض لوگ اسے لفظ اِبَّالَہ کی جمع مانتے ہیں۔ عکرمہ اور قتادہ کہتے ہیں کہ یہ جھنڈ کے جھنڈ پرندے بحر احمر کی طرف سے آئے تھے۔ سعید بن جبیر اور عکرمہ کہتے ہیں کہ اس طرح کے پرندے نہ پہلے کبھی دیکھے گئے تھے نہ بعد میں دیکھے گئے۔ یہ نہ نجد کے پرندے تھے، نہ حجاز کے۔ ابن عباس کی روایت ابو نعیم نے یہ نقل کی ہے کہ وہ پتھّر چلغوزے کے برابر تھے اور ابن مردویہ کی روایت میں ہے کہ بکری کی مینگنی کے برابر۔ لفظ عَصْفٍ کا مطلب ہے کھیتی کے وہ پتّے جو کٹائی کے بعد باقی رہتے ہیں اور مَویشی اُسے کھاتے ہیں۔ اللہ نے اس سورہ میں اپنے نَبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جن تک اللہ کا پیغام پہونچے اُن کے سامنے اپنی قُدرتِ عظیمہ کا ذکر فرمایا ہے کہ دُنیا کی ہر طاقت اس کی طاقت کے آگے سَرنگوں ہے۔ ایک قوم نے چاہا کہ ہاتھیوں کے ذریعے اُس کے کمزور بندوں پر غلبہ حاصِل کرے اور اُس کے گھر کعبہ کو ڈھادے تو اللہ نے اس قوم کو ہلاک کردیا اور اس کی تدبیر کو باطِل کردیا حالانکہ اُسے اپنی تعداد اور اپنے سامانِ حَرب پر بڑا بھروسہ اور غرّہ تھا مگر یہ اس کے کچھ کام نہ آسکے۔ اس سورہ کی اِبتداء میں لفظ أَلَمْ تَرَ اِستفہامِ اِنکاری ہے۔ یہاں روُیَت سے مُرادِ علمِ ظاہِر ہے اور یہ علم قوّتِ ثُبوت میں اِتنا واضِح ہے کہ یہ روُیَت اور مُشاہدہ کے مُساوی ہے۔ ابرَہہ اِبنِ صَباح الاشرَم، یَمَن کا بادشاہ تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ یَمَن کے دارُ السلطَنت، صَنعاء میں ایک عِبادَت خانہ بَنائے اور عربوں کو اور دُنیا کے اور لوگوں کو حَج کے لئے کعبہ کے بَجائے وَہاں بُلائے۔ لہٰذا کعبہ کو ڈھانے کے لئے بارہ ہزار ہاتھیوں پر مُشتَمِل ایک فوج تیار کر کے نِکلا۔ اور اللہ نے عذاب بھیج کر اُسے اُس کی پوری فوج کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ بعض مُفسِّرین نے لکھا ہے کہ وہ جُدری اور حِصبہ (چیچک اور خَسرہ) میں مُبتلا ہو کر ہلاک ہوگئے۔ شاید اِن کنکریوں میں کسی قسم کا زہر تھا جب یہ جِسم سے ٹکراتی تھیں تو اُن کے مَسامات میں داخِل ہوجاتی تھیں۔ جس سے ایسے زَخم پیدا ہو جاتے تھے جو جسم کے نِظام کو تباہ کردیتے تھے جس سے اُن کا گوشت گِر جاتا تھا۔ یہاں ایک سَوال پیدا ہوتا ہے کہ اُس نے ہاتھیوں کا لشکَر لے کر کیوں حَملہ کرنا چاہا؟ اُس کی وَجہ یہ ہے کہ عَرب کے لوگ خوفزدہ ہوجائیں اور مُقابلہ کی جُرائت نہ کریں کیونکہ عَربوں کے لئے ہاتھی نامانوس تھے اور اُنہیں دیکھ کر اونٹ اور گھوڑے بھی بِدکتے تھے۔

نُکتہ عَجیبہ: مشرِکین نے بیت اللہ میں سیکڑوں بُت رکھ دئے تھے۔ یہ شرک بے شک بَدترین فعل تھا۔ یہ فعل اللہ کے گھر کو مُنہَدِم کرنے سے بھی زِیادہ شَنیع (بُرا) تھا۔ لیکن طویل مُدّت گُزر جانے کے بعد بھی کافرین اور مُشرکین پر عذاب نہیں آیا لیکن ابرَہہ نے کعبہ کو مُنہَدِم کرنا چاہا اور فوراً اُس پر عذاب نازِل ہوگیا۔ ممکن ہے کہ یہ تعجب خیز ہو لیکن اَصل بات یہ ہے کہ مُشرکین کا جُرم اللہ رب العزت کے حَق پر تعَدّی اور اُس کے حَق میں سب سے بَڑی نافرمانی تھی۔ لیکن ابرَھہ کا اللہ کے گھر کو ڈھانے کا اِقدام اللہ کے دین کی توہین تھی، اس وجہ سے اللہ کو یہ بات بَرداشت نہ ہوئی۔ یعنی اللہ بَرداشت کرلیتا لیکن وہ اپنے دین کی توہین کو برداشت نہین کرتا، جیسے قُرآن جلانا، مَسجِدیں گِرانا، کہ جلد ہی ایسے لوگ کسی نہ کسی عذاب میں گِرفتار ہوجاتے ہیں یہ اور بات ہے کہ دُنیا کو اُن کے اوُپر نازِل ہوئے عذاب کا علم نہ ہوسکے۔

ہاتھی کا گوشت: ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ انسان حرام جانوروں کے گوشت کے استعمال سے بیشمار مفاسد و امراض سے دوچار ہوسکتا ہے۔ یہ ایک مشہور عظیم الجثۃ چوپایہ جانور ہے، اس کا گوشت سیاہ سرخی مائل بدرنگ اور بد ذائقہ ہوتا ہے، اس کا گوشت قطعاً کھایا نہیں جاتا، حرام ہے۔ (دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند)۔ قارئین دَرج ذیل فتویٰ بھی مُلاحَظہ کریں۔

ما هو قولكم فى أكل لحم الفيل؟

أفيدونا وجزاكم الله خيراً وأحسن إليكم.

الفتوى: الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه، أما بعد:

فقد ذهب جمهور أهل العلم إلى أن أكل لحم الفيل حرام، وذهب المالكية ومن وافقهم إلى أنه مكروه، وذلك لاختلافهم فى مدلول النهى الوارد فى الحديث الذى رواه البخارى ومسلم ومالك عن أبي ثعلبة: أن النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل كل ذى ناب من السباع، وكل ذى مخلب من الطيور. فحمله الجمهور على التحريم، وحمله المالكية على الكراهة.

قال العلامة خليل المالكى فى مختصره: والمكروه: سبع، وضبع، وثعلب، وذيب، وهر...وفيل... قال شراحه: كره الحسن وغيره أكل الفيل لأنه ذو ناب، وهم للأسد أشد كراهة. ويجوز الانتفاع بعظمه وجسده ونابه إذا ذكى.

ولمزيد من الفائدة، نرجو الاطلاع على الفتوى رقم: 5961.

والله أعلم. (المفتى: مركز الفتوى بإشراف د.عبدالله الفقيه)

مذکورہ بالاعربی فتویٰ کا خلاصہ: جُمہُور کے نزدیک ہاتھی کا گوشت حرام ہے اور مالکیہ کراہت کی طرف گئے ہیں۔
کہا جاتا ہے کہ ہاتھی کا گوشت کھانے سے مزاج میں پستی اور طبیعت میں شدید قسم کا جنون پیدا ہوسکتا ہے ہاتھی کا گوشت چونکہ زہریلا ہوتا ہے اس لئے بھی اس کا کھانا خطرے سے خالی نہیں۔ البتہ اس کے جسم کے دیگر اعضاء کے خارجی استعمال سے کئی قسم کے طبی فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں، مثلاً ہاتھی کے پتے کا سرمہ آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے اور بینائی کو قوت دیتا ہے۔ اسی طرح اس کے ناخن کا جوہر نکال کر اگر آنکھوں میں ٹپکائیں یا بطور سرمہ استعمال کریں تو اس سے آنکھوں کا جالا چھنٹ جاتا ہے، یوں بھی کہا جاتا ہے کہ ہاتھی کی لید کا حمول اگر رکھا جائے تو اس سے حمل کو روکنے میں زبردست مدد ملتی ہے، یعنی یہ عمل اعلی درجے کا مانع حمل ہے۔

روشن خیال مسلمان

از: فضل الرحمن سراجی

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ امتِ مسلمہ کی صالح قیادت کا فریضہ تاریخ کے ہر دور میں علماء کرام نے انجام دیا ہے اسی لیے ہر عہد میں اللہ تعالیٰ نے ایسے علماء پیدا فرمائے جنھوں نے امت کو خطرات سے نکال کر اس کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار لگانے کی کوشش کی ہے اسلامی تاریخ ایسے افراد سے روشن ہے جنھوں نے حالات کو سمجھا اور بندوں کو اللہ سے جوڑنے کی سعی کی اور یہ سلسلہ ہنوز جاری وساری ہے۔
یہی وجہ ہے کہ اس وقت اس وقت دیگر مذاہب کے مقابلے اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور ہر سال ہزاروں لوگ نورِ توحید سے اپنا کلیجہ روشن کررہے ہیں ایسے حالات میں اُن کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے جنھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ورثۃ الانبیاء کے تحت اپنا وارث قرار دیا اللہ رب العزت نے انھیں یہ موقع دیا ہے کہ دنیا کو اسلام کے حقیقی چہرے، نبی اکرم کی حسن سیرت اور اسلام کی اصل تعلیمات سے متعارف کرائیں
اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات اور مختلف احکام کے بارے میں پھیلائے جانے والے شکوک وشبہات کا مثبت جواب دیں اور لوگوں کو خصوصاً نئی نسل کو قرآن وسنت کی تعلیمات سے روشناش کرائیں اور مغربی تہذیب سے دور رکھیں لیکن المیہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اپنے آپ کو ترقی پسند، یا روشن خیال مسلمان سمجھتا ہے وہ ایسا اسلام چاہتے ہیں جس سے اسلام بھی ہاتھ سے نہ چھوٹے اور مغربی تہذیب پر بھی چلتے رہیں انکو حرمتِ شراب بتاؤ تو دقیانوسیت سے تعبیر کرتے ہیں فحاشی عریانیت اور ناچ گانے کی مخالفت کرو تو آرٹ اور کلچر کا نام دیدیتے ہیں، نماز روزے کی پابندی کی بات کرو تو مصروفیت کا بہانہ بنالیتے ہیں یعنی وہ ایسا اسلام چاہتے ہیں جس میں شراب حرام نہ ہو سودی کاروبار جتنا چاہو کرو اور عبادات کی کوئی پابندی نہ ہو۔
دورنبوی میں اسی قسم کے اسلام کا مطالبہ طائف والوں نے بھی کیا تھا جب قبیلہ بنوثقیف کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ آیا اور کہا ہم اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں لیکن ہماری چند شرائط ہیں پہلی بات یہ ہے کہ ہم شراب نوشی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ہمارے یہاں انگور کثرت سے پیدا ہوتے شراب بیچنا ہماری معاشی مجبوری ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہم سود سے دست بردار نہیں ہونگے اس لئے کہ دوسرا اقوام اور قبائل کے ساتھ ہماری تجارت سود کی بنیاد پر ہوتی ہے سود ختم کرنے سے ہماری تجارت ختم ہوجائے گی تیسری بات یہ ہے کہ ہم زنا نہیں چھوڑیں گے زنا کے بغیر ہمارے نوجوانوں کا گذارہ نہیں ہوتا اور چوتھی بات یہ ہے کہ ہم پانچ وقت نماز بھی نہیں پڑھیں گے اگر آپ ہماری شرطیں مانیں تو ہم اسلام قبول کرنے کو تیار ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں شرائط مسترد کردیں بالآخر اہل طائف نے غیر مشروط طور پر اسلام قبول کرلیا
آج ہمارے سامنے بھی مشروط اسلام کا مطالبہ کھڑا کیا جارہا ہے اور قرآن واسلام کو بدلنے کی کوشش کی جارہی ہے لوگوں کو دلائل سے یہ بات سمجھائیں کہ اسلام میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اسلام کے حصے بخرے کئے جاسکتے ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ کی تعلیم کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ آپ لوگوں کی ذہنی سطح اور نفسیات کو سمجھتے ہوئے ان کے سامنے اسلام کی تعلیمات رکھتے تھے ایک بار قریش کے چند سردار نبی کے پاس آئے اور پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھارے سامنے ایک کلمہ پیش کررہا ہوں جسے اگر تم قبول کرلو تو عرب پر بھی تمھاری بادشاہت قائم ہوجائے گی اور عجم بھی تمھارا تابع ہوجائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد گرامی ان سرداروں کی نفسیات کے پس منظر میں تھا کہ یہ سردار لوگ ہیں اور سرداری کی ہی زبان سمجھتے ہیں اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان اور کلمہ طیبہ کے بے شمار فوائد میں سب سے پہلے مرحلے میں وہی فائدہ انکے سامنے رکھا جو فوری طور پر ان کے سمجھ میں آسکتا تھا
حدیث کی کتابوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے کئی مرتبہ کیا گیا اور آپ نے ہر با اسکا جواب الگ الگ دیا کسی کو بتایا بھوکوں کو کھانا کھلانا کسی کو بتایا وقت پر نماز پڑھنا کسی کو بتایا غصہ نہ کرنا کسی کو بتایا والدین کی خدمت کرنا
شارحین نے لکھا ہے کہ یہ آپ کے جواب حالات کے مطابق تھے اگر کوئی غصہ کا تیز تھا اس سے کہا غصہ نہ کرنا اگر لوگوں کو بھوک کی حالت میں دیکھا تو بتایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلانا والدین کی خدمت میں کوتاہی دیکھی تو کہا والدین کی خدمت کرنا وغیرہ...
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تعلیم کی روشنی میں آج ہمیں بھی ضرورت ہے کہ ہم بھی لوگوں کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیمات رکھیں تاکہ روشن خیال مسلمان جیسے فتنے سر اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔۔۔

بدھ مذہب اور اسلام میں یکسانیت

By: Shaikh Nisar Ahmad, Research Student for Comparative Religion

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (64) (سورۃ آل عمران:3) ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ اے اہل کتاب آجاؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی، اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کو چھوڑ کر ہم آپ میں کوئی کسی دوسرے کو رب نہ بنائے، سو اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ فرمانبردار (یا مسلمان) ہیں۔
آیت کی شَرح: یعنی توریت وانجیل وقرآن سب میں اس کا حکم ہے، معلوم ہوا کہ عقائد میں تمام شریعتیں برابر ہیں، اعمال میں فرق ہے۔ اور فرمایا امتی نبی کو اللہ نہ سمجھیں کہ یہود نے حضرت عزیر (علیہ السلام) اور نصاری نے حضرت مسیح (علیہ السلام) کو اللہ کا بیٹا سمجھ لیا، یا جاہل عالم کو رب نہ جانے کہ ان عالموں کو حرام وحلال کا مالک سمجھے اور اللہ کی نافرمانی میں ان کی اطاعت کرے، لہذا یہ جملہ کلمۃ سواء کا بیان ہے، خیال رہے کہ نبی اور امتی میں کلمۃ سواء کے یہی معنی ہیں جو بیان ہوئے، ورنہ امتی نبی کے برابر کسی شے میں نہیں ہوسکتا، امتی مومن ہے، نبی ایمان ہے نبی کا کلمہ ہے انا رسول اللہ اگر ہم اس طرح کہیں تو کافر ہوجائیں۔ فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ یعنی تم مسلمان نہیں، معلوم ہوا کہ مسلمان صرف حضور کے امتی کو کہا جاتا ہے، خیال رہے کہ یہود اور عیسائی اپنے راہبوں پادریوں کو سجدے کرتے، ان سے اپنے گناہ معاف کرواتے تھے یہ ان کا اپنے پادریوں کو رب بنانا تھا۔
بدھ مت اور اسلام کے درمیان ایک روحانی اور اَخلاقی مماثلَت اور یکسانیت ہے۔ دراصل بدھ مت، اسلام، جو ایک دینِ کامِل ہے اسکے برعکس ایک روحانی طرزِ سوچ کا مذہب ہے۔ بدھا کی بنیادی تعلیمات ہمیں بدھ مت کی دو مختلف مَسالک (Schools of thought) سے ملتی ہے: تھروَدا (1) Thervada، مَہایَنا (2) Mahayana۔ عقیدے کے اعتبار سے بدھ مت ایک خدا پر یقین نہیں رکھتا، مگر ایک ذات کے ہونے کا تصور بدھ مت میں موجود ہے۔ اس ذات کو اخلاقی تعلیم اور اس پر عمل کرکے پالینے کا تصور وہاں موجود ہے، جسے اسلام میں ذِکرُ اللہ کہتے ہیں۔ اسلام اور بدھ مذہَب کی تعلیمات میں دَرج ذیل مقامات اور تصورات میں مُماثلَت پائی جاتی ہے۔

بدھ مذہب	اسلام
(1) دھرما Dharama	الحق
(2) کرونہ Kruna	رحمہ
(3) شُنیا Shunya	شہادہ (ایک خُدا کے علاوہ تمام کا اِنکار)
(4) اَنِکّا Anicca	زُہد
(5) تنہا Tanha	ھوا
(6) اَنتّا Annata	فنا
(7) نِروانا Nirvana	ہمیشگی کی راحت
(8) تِرکی Tirki	توکل

اِن مُماثلتوں کے عِلاوہ بھی کئی عُمومی تَصورات موجود ہیں۔ ان مماثلتوں کو بیان کرنے کی غَرض یہ ہے کہ ہمیں بدھ مذہب کی تعلیمات سے واقفیَت حاصِل ہو اور اچھی تعلیمات کا احترام کیا جائے جس سے ہم ایک دوسرے کا تعارُف کرسکیں، جیسا کہ قُرآن میں فرمایا گیا ہے:
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13) (سورۃ الحجرات:49)
ترجمہ: اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد (یعنی آدم علیہ السلام) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور تمہاری (جدا جدا) جماعتیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو (نہ کہ نسب پر غرور کرو) بے شک اللہ کے نزدیک تم (میں) سب سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو سب سے پرہیزگار ہے بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔
آج برما میں موجود بدھ مذہب کے ماننے والوں نے جس طرح سے روہنگیائی مسلمانوں پر بے پناہ ظلم وتشدد کیا ہے، اس سے انسانیت کی روح کانپ جاتی ہے۔ عدم تشدد کے پیامبر گوتم بدھ کے پیروکار اپنے ہی ملک کے عوام پر درندوں کی طرح مسلط ہوجائیں گے، اس کی امید نہیں تھی۔ مسلمانوں پر برما کی فوجی حکومت اور بدھسٹوں کے دل دہلا دینے والے مظالم اور انکی نسل کشی کے دوران خون آشام وارداتوں نے ان کی زندگیوں کو مسلسل عذاب سے دوچار کررکھا ہے۔ بدھ مت کے بانی مہاتما بدھ کا قول ہے: ''ہزارہا کھوکھلے الفاظ سے بہتر وہ ایک لفظ ہے جو امن لے آئے۔'' صد افسوس کہ برما کے انتہا پسند بدھی باشندوں نے مسلمانوں پہ ظلم وستم ڈھا کر امن ومحبت کی تلقین کرنے والے اپنے گرو کو دنیا بھر میں رسوا کرڈالا۔ ان کی وحشیانہ کارروائیوں کی وجہ سے روہنگیا مسلمان آج دنیا کا مظلوم ترین انسانی گروہ بن چکے۔ برما میں مسلم دشمنی کا عجوبہ سیاسی، مذہبی، معاشی اور معاشرتی بنیادیں رکھتا ہے۔ اس پس منظَر میں ان شاء اللہ، بدھ مذہب کا علم اور اسکے ساتھ اسلام کی دعوت وتبلیغ مسلمانوں اور بدھ مذہب کے ماننے والوں کے درمیان ایک محبت کی خُوشگوار فِزا قائم کرنے میں کارآمد ثابِت ہوگا۔ جیسا کے اللہ کا فرمان ہے:
عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (7) (سورۃ الممتحنۃ:60)
ترجمہ: ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان کے درمیان جن سے تمہیں عداوت ہے محبت ڈال دے اور اللہ تعالیٰ قدرت والا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ یعنی اسلام کے دشمنوں کو دوست نہ بنانے کی جو ہدایت دی گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی اسلام دشمنی کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتی۔ ہوسکتا ہے انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور وہ تمہارے دوست بن جائیں۔ چنانچہ جب مکہ فتح ہوا تو اسلام اور مسلمانوں کے یہی دشمن حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور مسلمانوں کے دوست بن گئے۔ اللہ ہمیں نیک عمل اور اچھی سمجھ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نمازِ جنازہ کے شرعی آداب

از: عبیدہ جلال الدین القاسمی

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (57) (سورۃ العنکبوت:29) ترجمہ:"ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔"موت ایک اٹل سچائی ہے۔ہم نے نہ جانے کتنے عزیز واقارب کے جنازوں میں شرکت کی ہوگی ،مگر کیا آپ نے صحیح طریقے سے نمازِ جنازہ بھی پڑھی ،کیا اس بات پر آپ نے کبھی غور بھی کیا؟ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے ایسے احکامات نازل فرمائے ہیں جن سے دنیا میں ان کے جان و مال وعزت سب امن میں رہیں اور ایسے آدابِ معاشرت بھی بتائے ہیں جن کے مطابق زندگی گزارنے سے آخرت میں فلاح ونجات جیسی نعمتیں حاصل ہوں۔سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر مسائلِ انسانیت کے ساتھ ساتھ میت کی بابت بھی احکامات صادر فرمائے اور آداب سکھائے ہیں جن کا ذکر کتب احادیث میں پایا جاتا ہے۔نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، اگر بعض لوگوں نے پڑھ لی تو سب سے فرض ساقط ہوجائے گا لیکن اگر کسی نے بھی نہ پڑھی تو سب گنہگار رہوں گے۔نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والے کو ایک پہاڑ کے برابر اَجر ملتا ہے اس لئے اس میں ضرور شرکت کرنی چاہیے۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ (ابی دائود ۔ كِتَاب الْجَنَائِزِ بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيعِهَا)
ترجمہ: مسدد، سفیان، سمی، حضرت ابوہریرہ (رض) روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا اور اس پر نماز پڑھی تو اس کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص میت کی تدفین تک جنازہ کے ساتھ رہا اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور یہ قیراط ایسے ہیں کہ ان میں سے چھوٹا قیراط بھی احد پہاڑ جیسا ہے۔

سب سے پہلے میت کو نہلا دھلا کر کفن پہنا کر کسی مناسب جگہ چار پائی وغیرہ پر لٹا دیا جائے، کہ سرہانہ اُتر اور پائیتی دکھن اور منہ قبلہ کی طرف ہو، پھر امام میت کو اپنے آگے قبلہ کی طرف رکھ کر کھڑا ہوجائے، اور امام کے پیچھے سب لوگ صف باندھ کر کھڑے ہوں۔جنازہ کی نماز کُل چار تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔اگر میّت مرد کی ہو تو امام سِرہانے کھڑا ہوگا اور اگر میّت عورت کی ہو تو اِمام میّت کے درمیانی حصے میں کھڑا ہوگا۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا (بخاری كِتَاب الْجَنَائِزِ بَاب الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا)
ترجمہ:'ہم سے مسدد نے بیان کیا۔کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے' ان سے حسین معلم نے' ان سے عبداللہ بن بریدہ نے' ان سے سمرہ (رض) نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اقتداء میں ایک عورت (ام کعب) کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس میں انتقال ہوگیا تھا۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کی کمر کے مقابل کھڑے ہوئے۔پہلی تکبیر کے بعد تعوذ وتسمیہ (اعوذ باللہ اور بسم اللہ) پڑھے اور سورہ فاتحہ پڑھے۔اور عام نماز کی طرح کوئی ایک سورت پڑھ لے۔نماز کی ابتداء میں ثناء پڑھنا نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔بلکہ سورہ فاتحہ ہی ثناء بھی ہے۔دوسری تکبیر کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجیں جس طرح نماز کے آخری تشہُّد میں درود پڑھی جاتی ہے۔اور تیسری تکبیر کے بعد اپنے لئے، میّت کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ (ابنِ ماجه كِتَاب مَا جَاءَ فِي الْجَنَائِزِ بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ)
ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب کوئی جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ "اے اللہ! بخش دیجئے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو حاضر کو اور غائب کو چھوٹے کو اور بڑے کو مرد کو اور عورت کو یا اللہ آپ ہم میں سے جس کو زندہ رکھیں تو سلام پر اور موت دیں تو ایمان پر اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمایئے اور اس کے بعد گمراہ نہ ہونے دیجئے۔"
السنن الکبری - النسائی میں موجود ایک حدیث میں وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ کی جگہ ولا تفتنا بعده کا لفظ موجود ہے۔وہ حدیث اس طرح ہے۔

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول في الصلاة اللهم اغفر لحينا وميتنا وذكرنا وأنثانا وصغيرنا وكبيرنا وغائبنا وشاهدنا اللهم من أحييته منا فأحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الاسلام اللهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنا بعده
(السنن الكبرى - النسائی ج 1)

اور دوسری دعا سے متعلق مسلم شریف میں دعا کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔۔۔۔ہارون بن سعید ایلی، وہب، معاویہ بن صالح، حبیب بن عبید، جبیر بن نفیر، حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ ﷺ کی دعاؤں میں سے یاد کیا آپ ﷺ فرماتے تھے (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ) یا اللہ اس کو بخش اور رحم کر اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کے اترنے کو مکرم بنادے اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کردے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہوجاتا ہے اور اسے کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے بچا اور جہنم کے عذاب سے بچا یہاں تک کہ میں نے (عوف بن مالک نے) خواہش کی کہ یہ میت میری ہوتی۔(مسلم كِتَاب الْجَنَائِزِ بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ)

تیسری تکبیر کے بعد مندرجہ بالا مغفِرت کی دعائیں پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے اور پھر چوتھی تکبیر کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیر دیں۔جنازہ کی نماز جہراً اور سِرّاً ابھی پڑھی جاسکتی ہے۔نمازِ جنازہ مسجد کے اندر بھی پڑھی جاسکتی ہے اس کے لئے صرف مسجِد کے صحن کی قید دُرُست نہیں ہے۔۔کوئی شخص نمازِ جنازہ شروع ہونے کے بعد شامل ہوتا ہے تو وہ جتنا حصہ امام کے ساتھ حاصل کرلے اس کو امام کے ساتھ ہی ادا کردے۔اور فوت شدہ حصے کو فوراً بعد میں قضا کرلے۔اس کے بعد سلام پھیرے۔نمازِ جنازہ میں حاضر نہ ہونے والے کے لئے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا مسنون ہے۔اگر کوئی بچہ قبل از وقت مردہ پیدا ہو تو اس کی نمازِ جنازہ ہوگی (اگر حمل چار ماہ یا چار ماہ سے زیادہ کا ہو۔وگرنہ نہیں)۔واللہ اعلم۔

اسلام میں احترام جان کا تصوُّر بھی اس قدر ہے کہ دشمنانِ اسلام کے جنازے کو دیکھ کر آپ ﷺ کھڑے ہوجایا کرتے تھے، جس کا تذکرہ اس حدیث میں وارِد ہوا ہے۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا (مسلم كِتَاب الْجَنَائِزِ بَاب الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ) ترجمہ: ابوبکر بن ابوشیبہ، غندر، شعبہ، محمد بن مثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، حضرت ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف قادسیہ میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ دونوں کھڑے ہوگئے تو ان سے کہا گیا کہ یہ اسی زمین والوں میں سے ہے یعنی کافر ہے تو ان دونوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ وہ یہودی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا (وہ) جان نہیں۔اس حدیث سے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجانے کا ثبوت ملتا ہے۔

یہاں خودکُشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ سے متعلق چند اہم باتیں غور طلب ہیں کسی جان کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور ایسا کرنے والے کے متعلق بہت شدید قسم کی وعید آئی ہے، لیکن وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، اور سنت نبویہ میں خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ عام لوگوں کا ادا کرنا ثابت ہے، اور خاص لوگوں، مثلاً اہل علم وفضل اور امیر کے لیے مشروع یہ ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائے، تاکہ اس طرح کے لوگوں کو عبرت حاصل ہو، اور وہ ایسا کرنے سے باز آجائیں۔حدیث اس طرح ہے۔أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ ابْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ (سنن النسائی كِتَاب الْجَنَائِزِ بَاب تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ) ترجمہ: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے تیر کی نوک (arrowhead) سے خودکشی کرلی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رہا میں تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتا"۔یعنی جو شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ و تیر سے ہلاک کرلیا تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا: کیا خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی؟ تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا: سب گنہگاروں کی طرح اس کی بھی بعض عام مسلمان نماز جنازہ ادا کریں گے؛ کیونکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ ابھی تک اسلام کے حکم میں ہے۔دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (13/162)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ: کیا خودکشی کرنے والے کو غسل دیا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا: خودکشی کرنے والے کو غسل بھی دیا جائے گا، اور نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی اور اسے مسلمانوں ے قبرستان میں دفنایا جائے گا، کیونکہ وہ گنہگار اور مرتکب معاصی ہے، کافر نہیں، اس لیے ہ خودکشی کرنا معصیت و گناہ ہے کفر نہیں اور جب کوئی شخص خودکشی کرلے (اللہ اس سے محفوظ رکھے) تو اسے غسل بھی دیا جائے گا، اور اسے کفن بھی پہنایا جائے گا، اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، لیکن بڑے امام اور اہم لوگوں کو اسکی نماز جنازہ نہیں ادا کرنی چاہیے تاکہ اس برائی کا انکار کیا جائے اور اسے روکا جاسکے، تاکہ یہ گمان نہ ہوسکے یہ اس کے عمل اور فعل پر راضی تھے، بڑا امام، یا حکمران، یا قاضی حضرات یا علاقے کا سردار یا امیر جب اس چیز کو روکنا ترک کردے اور یہ اعلان کرے کہ یہ غلط اور خطا ہے تو یہ بہتر ہے، لیکن بعض مسلمان اسکی نماز جنازہ ادا کریں۔دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (13/122) اور فتاوی اسلامیۃ (2/62)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ترجمہ: عبدالغفار سلفی، بنارس

* چار چیزیں بدن کو برباد کرتی ہیں *
(1) رنج (2) غم (3) بھوک (4) راتوں کو جاگنا
* چار چیزیں چہرے کو سکھا دیتی ہیں اور اس کی رونق ختم کردیتی ہیں *
(1) جھوٹ (2) بے شرمی (3) علم حاصل کرنے کے بجائے بلاوجہ زیادہ سوال کرنا (4) گناہوں کی کثرت
* چار چیزوں سے چہرے کی رونق میں اضافہ ہوتا ہے *
(1) شرافت (2) وفاداری (3) سخاوت (4) تقوی
* چار چیزوں سے دشمنی اور نفرت بڑھتی ہے *
(1) تکبر (2) حسد (3) جھوٹ (4) چغلخوری
* چار چیزوں سے روزی حاصل ہوتی ہے *
(1) قیام اللیل (2) رات کے آخری پہر کثرت سے استغفار (3) پابندی سے صدقہ کرنا (4) دن کے شروع اور آخر میں اذکار پڑھنا
* چار چیزوں سے روزی رک جاتی ہے۔
(1) صبح کو سونا (2) نماز میں کوتاہی (3) سستی اور کاہلی (4) خیانت
(زاد المعاد) (4/378)

اداریہ

ڈیرہ سچّا سودا یا جھوٹا سودا

جھوٹ کے روشن دانوں سے سچ کی روشنی کبھی نہیں آتی

حافظ جلال الدین القاسمی

بابا گُرمیت سنگھ عُرف رام رحیم، کی تمام کارستانیاں طَشت اَز بام ہوچُکی ہیں۔عیّاشی کا اس سے بڑا اڈہ، اب تک ہندوستان میں کہیں دیکھا گیا نہ سُنا گیا۔اس ڈیرے کے اندر، اس بابا کی اپنی ایک حکومَت قائم تھی، جہاں اس کے خود کے فوجی، یہاں تک کے خود کے سکے رائج تھے۔

یہ سَب کیسے ممکن ہوسکا اس کی دو وَجہیں ہیں: ایک تو اسکا نیتاؤں اور با اَثر اور رُسوخ لوگوں سے اچھی چھننا اور دوسرے سادہ لوح لوگوں کی اندھی عقیدَت۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اَندھی عَقیدَت کے مارے جب باباؤں کے یہاں جاتے ہیں تو اُن کی دَہلیز پر چَپّل اُتارنے کے ساتھ ساتھ اپنی عقل بھی وہیں رکھ دیتے ہیں۔

سی بی آئی کی اسپیشل کورٹ نے 24، اَگست کو رام رحیم کے خلاف سَزا سُنائی۔جس روز یہ سَزا سُنائی گئی اُسی روز پَنچ کولہ اور سِرسا میں بڑے پیمانے پر تشدُّد کے واقعات پیش آئے، جس میں 38 لوگوں کی موت واقع ہوئی اور 264 لوگ زَخمی ہوئے۔دَفع 144، لاگوُ ہونے کے بعد بھی اِس بابا کے عَقیدَت مند ایک بہت بڑی تعداد میں اس کو بَچانے کے لئے جَمع ہوئے اور بڑی بے رَحمی سے اِنہوں نے قانون کی دھجّیاں اُڑا دیں۔سوال یہ ہے کہ بھکتوں پر اور آستھاؤں پر کیا یہ دھارا لاگوُ نہیں ہوتی؟

ایک مَضحکہ خیز مَنظر یہ بھی دیکھا گیا کہ بابا کے بھکتوں نے اپنے پاس ہتھیار رکھ رکھے تھے۔ پولس کے اعلیٰ عہدے داران بھاگ رہے تھے۔ بابا کے ایک بھکت نے پولس کو تھپّڑ بھی مارا!!! کیا یہ پولس محکمے کی توہین نہیں؟ اور اِن غُنڈوں کو پکڑنے لئے فوج کا بُلایا جانا کیا فوج کی توہین نہیں؟ رام رحیم کے خلاف لکھنے والے پتر کار کی ہتّیا کر دی گئی اور یہی نہیں بلکہ جس نے بھی اُس کی عیّاشی کے خلاف آواز اُٹھائی اُسے دُنیا سے رُخصَت کر دیا گیا۔ پولس اس بابا کے تمام ڈیروں میں گھُس کر تَلاشی لے رہی ہے اور اُن میں حیرَت ناک چیزیں مِل رہی ہیں۔ڈیروں میں ڈنڈے لاٹھی، تیز دھار ہتھیار، فَرسے، کُلہاڑی، مِرچ کے پاؤچ، پیٹرول بَم، یہاں تک کہ اُن کے پاس AK47 بھی پائی گئی۔

چارج شیٹ میں لکھا ہے کہ بابا کے خلاف نیتا اور با اَثَر لوگ بھی بولنے کی ہمت نہیں کرتے تھے۔اسی وَجہ سے جن عورتوں کے ساتھ زِنا بالجبر کیا گیا، کچھ تو بَدنامی کے خوف سے کُچھ بولنے کی ہمت نہ کر سکیں، کچھ نے اس وجہ سے منہ نہیں کھولا کہ جب سرکار ہی بابا کے قَدموں پر گِر چُکی ہے اور پَرَشاسَن اُس کا ساتھ دے رَہا ہے تو اَگر وہ آواز بھی اُٹھائیں تو اُن کی آواز صَدا بَصحرا ثابِت ہوگی۔اب بابا کو ہمارے مُلک کے معزَّز جَج نے بیس سال کی سَزا سُنائی۔اس کی سب سے بڑی راز دار ہَنی پِریت جسے یہ اپنی بیٹی کہتا تھا اور اَکثر لوگ اسے اُس کی معشوقہ کہتے تھے، اَب تک اس کا کچھ اَتا پتہ نہیں ہے۔

یہ نُکتہ ہمیشہ پیشِ نَظر رکھا جائے کہ انسان کی فطرت کی فطرت میں یہ بات ودیعت ہے کہ یہ اللہ سے کَم پر کبھی راضی نہیں ہوتا ہے۔فِطرَت اُس کی تَلاش میں ھمیشہ سَرگرداں رہتی ہے۔ضرورت ہے کہ فِطرَت کی اس تلاش کو صحیح رُخ دیا جائے اور تمام فَرضی سَنتوں، ڈھونگی باباؤں، چالباز اور چَرب زَبان مُلّاؤں سے لوگوں کو خبَر دار کیا جائے تاکہ یہ لوگ سادہ لوح عوام کے جذبات سے کھیل نہ سکیں اور اُن کے دئے گئے دان اور خیرات سے اپنی عیّاشیوں کا سامان نہ فَراہم کر پائیں اور عوام کو بھی عَقل وہوش کے ناخُن لینا چاہیے۔اُنہیں یہ پتہ لگانہ چاہیے کہ حقیقی روحانی پیشوا کون ہوسکتا ہے۔کہیں کوئی چالباز، چَرب زَبان اور فرضی چَمتکاری بابا، اپنی چالبازی، چَرب زَبانی اور فرضی چَمتکار کے ذریعے اُنہیں ٹھگنے اور اُنکی عزَّت وآبروُ کی دھجّیاں اُڑانے کے چکّر میں تو نہیں ہے۔ اندھی عقیدَت مندی سے دور رہ کر تحقیق سے کام لیں کیوں کہ اس فسادِ عظیم کے ذِمّہ دار جہاں یہ فرضی بابا لوگ ہیں، اُن کے اندھے عَقیدَت مند بھی اُس کے ذمہ دار ہیں۔عوام کو اور حکُومَت کو بَطورِ خاص ایسے لوگوں پَر نَظَر رکھنی چاہیے جو عوام کے جذبات سے کھیل کر اَپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

13، اَکھاڑوں کے نُمائندوں نے ایک اِجلاس میں 13، باباؤں کو فَرضی سَنت قرار دیا ہے، اُنہوں نے کہا کہ اِن فَرضی سَنتوں اور باباؤں کی وَجہ سے مَذہَب کو بَدنام نہیں ہونے دیا جائے گا۔اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ حقیقی سَنت کبھی بھی خواتین کو اَپنا شاگرد نہیں بناتے، نیز اُنہیں دُنیاوی مال ومتاع اور شان وشوکَت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ سُنا ہے حکومَت نے بھی 14، آر وپی باباؤں پر کسی خاص مقام میں حاضری پر قدَغَن لَگادی ہے۔یہ اَفسوسناک منظر بھی دیکھا جاتا ہے کہ ناچنے، گانے، کودنے اور چَمتکار دکھانے والے باباؤں پر جَب قانون کا ڈنڈا گھومتا ہے تو سارا ناچنا، گانا، کودنا اور چَمتکار دکھانا بھول کر گڑگڑانے اور فَریاد کرنے لگتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ باباؤں کے خلاف حکومَت کے سَخت ایکشَن کی وَجہ سے وہ بابا بھی خوفزدہ ہو گئے ہونگے جو دھیرے دھیرے اس میدان میں آنے کے لئے کوشاں تھے۔

نِکاتِ قرآنیہ

حافظ جلال الدین القاسمی

وَتِلْكَ الْقُرَى أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا (59) (سورۃ الکھف:18)

ترجَمہ: یہ عذاب رسیدہ بستیاں تمہارے سامنے موجود ہیں۔انہوں نے جب ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان میں سے ہر ایک کی ہلاکت کے لئے ہم نے وقت مقرر کر رکھا تھا۔سورہ کہف کی مَذکورہ بالا آیت میں ایک اِنتہائی اُلجھے ہوئے سَوال کا جَواب دیا گیا ہے۔سوال یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، بَہُت سے مَمالِک اور لوگ ظُلم کی راہ پَر چل رہے ہیں۔اس کے باوُجود وہ پَنپ رہے ہیں، پَھل پھول رہے ہیں اور ترقی کر رہے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ اللہ نے اُن کی ہلاکَت کا ایک وَقت مُقرَّر کر دیا ہے وہ وقت آ گیا تو ظالم کو کسی بھی صورَت بَخشا نہیں جاتا ہے۔ بلکہ اُسے صفحہ ہستی سے حَرفِ غلَط کی طرح مِٹا دیا جاتا ہے اور آنے والے لوگوں کے لئے اُسے عبرَت بنا دیا جاتا ہے۔ایسے ظالم کی مِثال اُس چوہے کی سی ہے جِسے پکڑنے کے لئے چوُہے دانی میں طرح طرح کے پھَل رکھ دئے جاتے ہیں۔ظاہِر ہے کہ چوہے دانی میں رکھی ہوئی یہ نعمتیں چوہے کی ایک دوسرے ہی قِسم کی خاطِر داری کے لئے ہیں۔تاریخِ عالَم گَواہ ہے کہ ظالم کو مِٹنا ہی ہے۔ دِن ورات بے قُصوروں کے خلاف سازش کرنے والوں کو ذَلیل وخوار ہونا ہی ہے۔ بارَہا تاریخ کی آنکھوں نے یہ مَنظر دیکھا ہے کہ ایک تخت نشِین بادشاہ کو اَچانک فوجیں گھیر لیتی ہیں اور پھر وہ شاعِر کے اِس شعر کا مِصداق بن جاتا ہے۔

جُنبِش مَکُن (ہِلنا نہیں) کا حکم ملا بادشاہ کو
دَربارِ خُسرَوی کو قفَس کر دِیا گیا

گوشۂ ادب

از: حافظ جلال الدین القاسمی

آتِش کے شعر پر مُصحَفی کی اِصلاح

داغِ دِل خونِ جگر ہے نِعمت الوانِ عشق۔ سیر اپنی جان سے ہوجاتے ہیں مہمان عشق

اِصلاح: داغِ دِل زخمِ جِگر ہے نعمت الوان عشق۔ سیر اپنی جان سے ہوجاتے ہیں مہمانِ عشق۔۔۔۔۔۔۔ توجیہہ میں لکھتے ہیں خوانِ نعمت میں پینے کی چیز سے کھانے کی چیز زیادہ موزوں ہوتی ہے۔اس لئے خون سے زخم بہتر ہے۔

صَبا لکھنوی کے شعر پر آتش کی اِصلاح

نہ جیب میں نہ گریباں میں تار باقی ہے۔ یہ سُن رَہا ہوں کہ فَصلِ بَہار باقی ہے

اِصلاح: نہ جیب کا ہے نہ داماں کا تار باقی ہے۔ جنوں کا جوش ہے فَصلِ بَہار باقی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ توجیہہ یہ ہے کہ دوسرے مصرعے میں جنوں کا جوش پڑھا جائے کیونکہ جیبِ وداماں چاک کرنے کے لئے جوش وجُنوں کی ضرورت ہے، فَصلِ بَہار میں جوش وجنوں کا ہونا لازم ہے۔

غیرَت مورانوی کے شعر پر اَبر اَحسَنی کی اِصلاح

دلوں میں آج قِندیلِ وَفا کی لو ہے یوں جیسے۔ دیا اک ٹمٹاتا ہو کسی گنجِ شَہیداں پر

اِصلاح: دلوں میں آج قندیلِ وَفا کی لو ہے یوں روشَن۔ دیا اک ٹمٹائے جِس طرح قبرِ شَہیداں پَر

توجیہہ: گنجِ شہیداں پر کا نہیں یہاں میں کامحَل ہے۔

• خوبصورت اشعار •

◆ میرا اُس شہرِ عَداوت میں بسیرا ہے جہاں	لوگ سجدوں میں بھی لوگوں کا بُرا سوچتے ہیں
◆ میری تحریر میں پلٹے ہُوئے تابُوت نہ کھول	لفظ جی اُٹھے تَو، تُو خوف سے مَر جائے گا
◆ شجرِ جہاں کی ہر ڈالی پر دہشت کے کالے آسیب	شام ڈھلے تو گزریں اِدھر سے ڈر ڈر کے مر مر کے لوگ
◆ بَدَن سے روح جاتی ہے تو بِچھتی ہے صَفِ ماتَم	مگر کِردار مَر جائے تو کیوں ماتم نہیں ہوتا؟
◆ ہمیشہ ہی نہیں رہتے کبھی چہرے نقابوں میں	سبھی کردار کھلتے ہیں کہانی ختم ہونے پر
◆ اے وقت! اِسے اپنی کسی موج پہ لکھ لے	مٹ جائے کہیں ہم سے نہ تحریر ہماری
◆ زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی	اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا
◆ خدا ہیں لوگ گناہ وثواب دیکھتے ہیں	سو ہم تو روز ہی روزِ حساب دیکھتے ہیں
◆ یہ کیا کہ سورج پہ گھر بنانا اور اس پہ چھاؤں تلاش کرنا	کھڑے بھی ہونا تو دلدلوں پہ پھر اپنے پاؤں تلاش کرنا
◆ ہر وقت کا ہنسنا تجھے برباد نہ کر دے	تنہائی کے لمحوں میں کبھی رو بھی لیا کر

غزل

محسن نقوی

گنو نہ زخم، نہ دل سے اذیتیں پوچھو	جو ہو سکے تو حریفوں کی نیتیں پوچھو
ہوا کی سمت نہ دیکھو، اسے تو آنا ہے	چراغِ آخرِ شب سے وصیتیں پوچھو
اجڑ چکے ہو تو اب خود پہ سوچنا کیسا	کہا تھا کس نے کہ اس کی مشیتیں پوچھو
سناں پہ سج گئے لیکن جھکے نہ سر اپنے	سِتمگروں سے ہماری حمیتیں پوچھو
ہزار زخم سہو پھر بھی چپ رہو محسِن	نہیں ضرور کہ یاروں کی نیتیں پوچھو

اسلام میں غیبت کی اجازت کہاں تک ہے؟

مقبول احمد سلفی

ایک بہن کا دکھ بھرا سوال ہے کہ اسلام میں غیبت کی اجازت کہاں تک ہے؟ وہ یہ بات گھریلو پریشانی اور سسرالی کلفت کے تناظر میں کررہی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ بعض اوقات انسان انتہائی مجبور ہوجاتا ہے وہ اپنے حالات سے تنگ ہوکر کسی کو اپنے حالات سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔ایسے حالات کبھی اپنے ہی گھر والوں کی طرف سے پریشان کن ہوتے ہیں تو کبھی ایک عورت کو اپنے سسرال والوں کی طرف سے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ خواتین اپنے سسرال کی شکوہ بھری باتیں اپنی کسی سہیلی سے کیا کرتی ہیں اب مسلہ یہ ہے کہ یہ ہے تو غیبت مگر پھر انسان اسطرح تو گھٹ گھٹ کر جئے گا پھر ایسی صورت میں سسرال میں تکلیف و پریشانی جھیل رہی خواتین یا اپنے گھر والوں کے ظلم وجور سہنے والوں کو کیا کرنا چاہیے؟*

سماج میں غیبت عام ہے، چھوٹی سی چھوٹی تکلیف پر ہم ایک انسان کی گھنٹوں برائی کرتے ہیں اور جا بجا مختلف لوگوں سے اس کی غیبت کرکے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں ۔ یہ تو تکلیف کا معاملہ ہے، بغیر تکلیف کے بھی غیبت کرنا ہمارا شیوہ بنا ہوا ہے۔ کچھ لوگوں کی زندگی کا مقصد ہی دوسروں کی غیبت کرنا ہے۔اس معاملہ میں عورتیں مردوں سے کہیں آگے ہیں ۔ہمیں جان لینا چاہئے کہ غیبت کا انجام بہت ہی برا اور بھیانک ہے ۔ حیرت کی بات ہے کہ بہت سے لوگ دن بھر غیبت کرتے ہیں اور غیبت کیا ہے اس کا انجام کیا ہے جانتے ہی نہیں۔

عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: أتدرون ما الغيبة؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: ذكرك أخاك بما يكره. قيل أفرأيت إن كان في أخي ما أقول؟ قال: إن كان فيه ما تقول، فقد اغتبته، وإن لم يكن فيه فقد بهته(صحيح مسلم: 2589)

ترجمہ: حضرت أبو ہریرہ رضي الله عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا تذکرہ کرنا ایسی بات سے جو اسے ناپسند ہے، ایک صحابی نے عرض کیا: اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہوں تب بھی یہ غیبت ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر اس میں وہ بات ہے جو تم کہہ رہے ہو تو یقینا تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو یقینا تم نے اس پر بہتان لگایا۔

اس حدیث کی روشنی میں کسی آدمی کا اس کی پیٹھ پیچھے ناپسندیدہ تذکرہ کرنا ، وہ تذکرہ خواہ اس کی برائی ، مال ودولت ، خاندان، اوصاف، غربت وناداری، تمسخر یا دین ودنیا سے متعلق کسی سبب سے ہو ساری باتیں غیبت کے زمرے میں آتی ہیں۔

غیبت کے اسباب میں ایک سبب بدظنی ہے، آدمی دوسروں کے بارے میں براگمان کرکے اس کی غیبت شروع کردیتا ہے جبکہ اللہ تعالی ہمیں کسی کے متعلق براگمان کرنے سے منع کرتا ہے۔ اکثر غیبت کے پیچھے بغض وحسد کام کرتا ہے، دوسروں کی نعمت اور اس کی دنیاوی یا دینی شان وشوکت سے جل بھن کر لوگوں کے سامنے ان کی غیبت کیا کرتا ہے۔ اسلام نے ہمیں حسد کرنے اور کسی سے بغض رکھنے سے منع کیا ہے۔ اسی طرح دوسروں کا خواہ مخواہ مذاق اڑانا اور کسی دوسرے کو غیروں کے سامنے بے وجہ ذلیل ورسوا کرنا بھی غیبت کا سبب ہے اور یہ سبب بڑے گناہ کا باعث ہے۔اسلام ہمیں اپنی زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسروں کو محفوظ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔کبھی انسان اپنا عیب چھپانے کے لئے دوسرے کو معطون کرنا شروع کردیتا ہے جبکہ اسلام نے ہمیں دوسروں کا عیب چھپانے کا حکم دیا ہے، اگر وہ عیب اس میں موجود نہیں اور الزام لگائیں تو یہ انسانیت سے گری ہوئی بات ہے اور اللہ کے نزدیک شدید عتاب کا باعث ہے۔کبھی کبھی غصہ بھی غیبت کا سبب بن جاتا ہے، ہمیں اپنے غصے کو قابو میں رکھنا چاہئے اور انسان مالی یا جسمانی اعتبار سے کمزور ہو یا طاقتور اس کا احترام کرنا چاہئے، اسلام نے ہمیں دوسروں کے خون، مال اور اس کی عزت وآبرو کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے ۔کچھ لوگ دوسروں کو غیبت کرتا دیکھ کر وہ بھی غیبت شروع کردیتا ہے، ایسے میں ہمیں غیبت والے ماحول سے دور رہنا چاہئے اور مقدور بھر چغلخوروں کی اصلاح بھی کرنی چاہئے۔ معاشرتی طور پر ایک ایسا موڑ بھی آتا ہے جہاں آدمی کو حق بیانی کی ضرورت پڑتی ہے اس وقت غیبت کرنا جائز ہے۔ جائز غیبت کا تین ہی مقصد ہے ایک تو یہ کہ ظلم سے نجات حاصل کرنا ہو، دوسرا اصلاح مقصد ہو اور تیسرا ضرورت کے تحت ہو۔ظلم سے نجات کے لئے غیبت اس طرح کی ہوسکتی ہے مثلا کوئی عورت سسرال میں ظلم وستم برداشت کرتی آرہی ہے، شوہر سے ظلم روکنا مشکل ہے یا ظلم میں شوہر بھی شریک ہے تو اس وقت گھر والوں سے سسرال کی پریشانی ذکر کرنا گناہ کا باعث نہیں ہے بلکہ یہاں مقصد ظلم سے نجات حاصل کرنا ہے مگر یاد رہے کہ عورتیں معمولی معمولی باتوں پہ شوہر کی یا سسرال والوں کی شکوے شکایات کرنا شروع کردیتی ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔عورتوں کو معمولی مشکلات پہ صبر سے کام لینا چاہئے اور اگر ایسی مشکل درپیش ہوجائے جس پہ صبر کرنا محال ہو تو پھر اس کے ازالے کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

اصلاح کے مقصد سے غیبت کی صورت یہ ہوگی کہ کوئی شراب پینے والے ہو، مال میں خیانت کرنے والا ہو، ذمہ داری میں کوتاہی برتنے والا ہو یا جرم وگناہ کا ارتکاب کرنے والا ہو تو اولا ہمیں صاحب معاملہ سے ہی اس کا ذکر کرکے اصلاح کی صورت نکالنی چاہئے ، اگر صاحب معاملہ سے ملنا مشکل نہ ہو یا اس کو نصیحت کرکے فائدہ نہ پہنچا ہو تو پھر یہ بات ذمہ دار تک پہنچانی چاہئے اور مناسب کاروائی کرنی چاہئے تاکہ اس قسم کے جرائم اور برائیوں کا سدباب ہوسکے۔

ضرورت کے وقت غیبت کی صورت یہ ہوگی کہ کوئی ہم سے کسی شخص کے اخلاق وکردار سے متعلق پوچھے اور اس شخص کا پوچھنا کسی ضرورت کے تحت ہو مثلا نکاح کا معاملہ ہو یا کسی پر الزام تراشی کا معاملہ ہو تو ہمارے لئے اس وقت مطلوبہ آدمی کے اوصاف وعادات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ضرورت کی اور بھی کئی صورت ہوسکتی ہے عدالت میں گواہی یا فتوی کے وقت استفسار وغیرہ ۔

اللہ تعالی ہمیں غیبت سے بچائے۔آمین

ایک دعا جو پیارے نبی بہت مانگا کرتے تھے

فضل الرحمٰن سراجی اٹاوہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت ہی پیاری دعا جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں بیان کیا ہے

اللهم انی اعوذبك من الهم والحزن والعجز والكسل والجبن والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال

ترجمہ...اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر وغم سے بے بسی اور سستی سے بزدلی اور کنجوسی سے قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔

اس چھوٹی سی دعا میں آٹھ چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے آٹھوں چیزیں الگ الگ ہیں لیکن ان میں ہر دو میں مناسبت بھی ہے۔

سب سے پہلے غم وفکر سے پناہ مانگی غم وفکر روحانی تکلیف کا نام ہے دونوں میں فرق یہ ہے کہ غم کہتے ہیں مصیبت کے آجانے پر جو تکلیف ہوتی ہے اور فکر کہتے ہیں جو مصیبت ابھی آئی نہ ہو لیکن آنے کا ڈر ہو بے بسی اور سستی سے پناہ مانگی ہے بے بسی کہتے ہیں کسی چیز پر انسان قادر نہ ہو اور سستی کہتے ہیں کہ قدرت تو حاصل ہو لیکن استعمال نہ کرے بزدلی اور بخیلی سے پیارے نبی نے پناہ مانگی بزدلی کہتے ہیں بدن میں موجود قوت اور طاقت کا استعمال نہ کرنا اور بخیلی کہتے ہیں کہ مال موجود ہو لیکن اسکا استعمال نہ کرنا۔اسی طرح اس دعا کے اندر قرض اور لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگی ہے دونوں ایک طریقے کے بوجھ ہیں لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ قرض کا بوجھ انسان اپنی مرضی سے لیتا ہے اور لوگوں کے غلبہ کا بوجھ انسان کے بس میں نہیں ہوتا۔

ایک حدیث کے اندر قرض کے ساتھ گناہ کا ذکر ہے یعنی قرض کا بوجھ انسان کو دنیا کی زندگی میں تکلیف دیتا ہے اور گناہوں کا بوجھ آخرت کی زندگی میں...

اہل ایمان محبوبِ خلائق ہوتے ہیں

عبدالغفار سلفی، بنارس

ایمان اور عمل صالح انسان کو صرف اخروی فائدے ہی نہیں دیتے بلکہ ان سے دنیا میں بھی بے شمار خیر وبرکات حاصل ہوتی ہیں. جو لوگ حسن عمل کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں وہ اللہ کے بھی محبوب ہوتے ہیں اور اللہ کے بندوں کے بھی. ان کے تذکرے زمین والوں میں بھی ہوتے ہیں اور آسمان والوں میں بھی. اللہ تعالی سورہ مریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا

بیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے شائستہ اعمال کیے ہیں ان کے لئے اللہ رحمٰن محبت پیدا کردے گا.(سورہ مریم 96:)

اس آیت کریمہ کی مزید وضاحت کے لیے ایک حدیث رسول دیکھیں. اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ. فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ. فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت رکھو. چنانچہ جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام تمام اہل آسمان کے درمیان ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے، اس لیے تم سب لوگ اس سے محبت رکھو، چنانچہ تمام آسمان والے اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔اس کے بعد زمین میں بھی اس کو مقبولیت دے دی جاتی ہے(صحیح بخاری:3209)

اسلاف کی سیرتیں پڑھیے تو ان کی زندگیوں میں یہ چیز ہمیں کثرت کے ساتھ دیکھنے کو ملتی ہے. کتنے ہی علماء وائمہ ایسے گزرے ہیں کہ بڑے بڑے بادشاہوں اور حکمرانوں کو وہ مقبولیت اور لوگوں کی محبت نہ مل سکی جو انہیں ملی. وجہ صرف اور صرف ان کا علم، تقوی اور حسنِ عمل تھا. یہ اللہ والے بوریہ نشین تھے، دنیا کا عیش وآرام انہیں چھو کر بھی نہ گزرا تھا، روکھا سوکھا کھا کر تنگ کوٹھریوں میں رہا کرتے تھے مگر مقبولیت ومحبوبیت کا یہ عالم تھا کہ محلوں میں رہنے والے ان پر رشک کیا کرتے تھے، لوگ ان کی زندگیوں میں بھی اور ان کی موت کے بعد بھی انہیں یاد کیا کرتے تھے.

آج ہم لوگوں کی نظر میں اچھا بننے کے لیے نہ جانے کتنے جتن کرتے ہیں، جھوٹی تعریفوں کا سہارا لیتے ہیں، تملق اور چاپلوسی کی راہیں اختیار کرتے ہیں، وہ کرتے ہیں جو لوگ چاہتے ہیں. کاش ہم یہ حقیقت سمجھتے کہ حقیقی مقبولیت تب ملے گی جب ہم اپنے رب کو راضی کریں گے.

ہوشیار باش

- ہر انسان اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوا ہے، اگر اُسے سَمجھنا ہے تو اسے بولنے دو۔
- عِزّت ایک مہنگی چیز ہے، اُسکی اُمّید سَستے لوگوں سے نہ رکھیں۔
- یَقین اور دُعا نظر نہیں آتے مگر ناممکن کو ممکن بنادیتے ہیں۔
- اللہ کا بنایا ہر شخص مکمل اور خوبصورت ہے، بس خامی اور کمی تو ہمارے اَخلاق اور رَویّوں میں ہے۔
- جب آپ مُشکلات میں ہوتے ہیں تو آپ اکثر سوچتے ہیں کہ اللہ کہاں ہے، یاد رکھیے امتحان کے دوران اُستاد ہمیشہ خاموش ہوتا ہے۔
- اگر کُچھ الگ کرنا ہو تو بھیڑ سے ہَٹ کر چلو، بھیڑ ہِمّت تو دیتی ہے مگر شَناخت چھین لیتی ہے۔
- دلیل کے ساتھ بات نہ کرنے والا "د" پر اضافی نقطے کا حقدار ہوتا ہے۔

کینسر کا آسان علاج

حکیم محمد شیراز، ریسرچ آفیسر (یونانی)، آر آر آئی یو ایم، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر، کشمیر

سرطان یعنی کینسر ایک موذی مرض ہے۔ دنیا بھر کے سائنسدان اور ماہرین طب وصحت اس کے شفا بخش علاج کے لئے سرگرداں ہیں۔امریکہ کے صرف ایک کینسر انسٹی ٹیوٹ میں پچاس ہزار سے زیادہ جڑی بوٹیوں پر کام ہو رہا ہے۔امید کی جاسکتی ہے کہ جلد ہی نباتات سے مکمل شفا بخش علاج دریافت ہوجائے گا۔

ایک عالمی ادارہ وانیٹی کینسر ریسرچ کے اعداد و شمار کے مطابق سالانہ ایک لاکھ ۳۹ ہزار افراد کینسر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ٹائمز آف انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۰ ۶ اور ۲۰۱۲ ۶ کے درمیان ہندوستان میں تقریبا ۳۹۶۶ (انچالیس اشاریہ چھ) فیصد مرد اور عورتیں سرطان کے طور پر تشخیص کئے جاچکے ہیں۔ایک تخمینہ کے مطابق ۶۵ ۱۴-لاکھ افراد اس ملک میں اس مرض کے ساتھ زندگی نبھا رہے ہیں اور ہر سال سات لاکھ نئے افراد بطور سرطان کے تشخیص کئے جاتے ہیں۔پانچ لاکھ چھپن ہزار چار سو اموات کا تعلق کینسر سے ہوتا ہے۔یہ مرض مردوں کے مقابلہ عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔سرطان پر کام کرنے والے اداروں کے مطابق عالمی معیار کے مطابق فی لاکھ ۱۱۹ افراد میں مرض سرطان کی تشخیص ہورہی ہے۔

ہندو پاک کے بے شمار افراد جو طب یونانی سے وابستہ ہیں، سرطان کے شفا بخش علاج کے لئے کوشاں و سرگرداں ہیں اور جڑی بوٹیوں پر تحقیق کر رہے ہیں۔سرطان کا مرض اگر کسی کو ہوجائے تو وہ مریض اپنی زندگی تاریک خیال کرتے ہوئے گھل گھل کر مرجاتا ہے اور بعض لوگ اس مرض کے نام سے ہی خوف زدہ ہوجاتے ہیں اور زندگی سے ناامید ہوجاتے ہیں۔حالانکہ یہ تصور قطعی غلط ہے کہ یہ مرض لاعلاج ہے یا یہ کہ اس مرض کی تشخیص ناممکن ہے۔تشخیص ہونے پر نہ صرف علاج ومعالجہ وتدابیر سے اس مرض کی پیش قدمی کو روکا جاسکتا ہے۔مگر ضروری بات یہ ہے کہ اس مرض کے بارے میں شعور وآگہی عام کی جائے تاکہ بروقت تشخیص سے بروقت علاج کیا جاسکے۔اس مقالہ میں خصوصاً ان جدید تحقیقات اور مجربات کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے نیز طب جدید اور وہ معالجات جو طب نبوی کے ضمن میں بیان کئے گئے ہیں، ان کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سرطان کیوں ہوتا ہے: قدرت نے جسم انسانی میں قوت مدافعت پیدا کی ہے جو جسم کی حفاظت کرتی ہے اور صحت کو قائم رکھتی ہے اور امراض کا مقابلہ کرتی ہے۔ہر انسانی ڈھانچہ کروڑوں خلیوں سے تعمیر ہوتا ہے جسم کے ہر عضو کے لئے الگ الگ خلیہ استعمال ہوتے ہیں۔ہر خلیہ اپنی نوع کا خلیہ پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔بہت سارے خلیہ اکٹھے ہوکر بافت تعمیر کرتے ہیں پھر ان بافتوں سے جسم کے مختلف حصہ بنتے ہیں۔مثال کے طور پر دل، دماغ، جگر، پھیپھڑے وغیرہ بنتے ہیں۔جسمانی بافتوں کی نشو ونما کس قدر ہو اس کے لئے کچھ اصول ہیں یہ عمل جسمانی نظام کنٹرول کرتا ہے یہ عمل ایک خاص نظام کے تحت ہوتا رہتا ہے۔کسی بھی قسم کے خلیات پیدائش اور افزائش ضرورت کے مطابق ہوتی ہے۔یوں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کے خلیوں کی شکست اور مرمت کا کام جاری رہتا ہے بعض اوقات نامعلوم وجوہات کی بنا پر بیمار خلیوں کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔لیکن خلیات بننے کی بجائے ٹوٹنے لگ جاتے ہیں۔خلیات کی پیدائش اور افزائش کا نظام کنٹرول میں نہیں رہتا جنہیں کینسر خلیہ کہا جاتا ہے۔اس طرح یہ خلیات بہت تیزی اور ترتیب کے بغیر بڑھتے ہیں یہ بیمار خلیے جسم کی اردگرد کی بافتوں میں سرایت کرکے ابھار کی صورت اختیار کرلیتے ہیں۔جنہیں ہم رسولی کا نام دیتے ہیں۔یہ مختلف نالیوں کے ذریعہ پورے جسم کا احاطہ کر لیتے ہیں جس سے قوت حیات کمزور ہو جاتی ہے۔رسولی دو قسم کی ہوتی ہے ایک سادہ اور دوسرے خبیث۔سادہ نقصان دہ نہیں ہوتی جب کہ خبیث سرطان کہلاتی ہے۔

کینسر کیوں کر ہوتا ہے اس کے لئے ماہرین طب مختلف نظریات پیش کرتے ہیں۔مگر درج بالا نظریہ زیادہ مقبول ہے۔کینسر پر ریسرچ کرنے والوں کا کہنا ہے کہ جسمانی نظام میں کروموزوم میں نامعلوم تبدیلی کی وجہ سے جسم میں رسولیاں بنتے دیکھا گیا ہے۔سرطان کا ایک سبب خون کی خرابی بھی ہے۔اس کے علاوہ پان، چھالیہ، تمباکو نوشی، پانی کی آلودگی، جذباتی تناؤ، فضائی آلودگی، ہوا کی آلودگی انفکشن، تاب کار شعائیں، کیمیائی عوامل، غذا میں مضر اجزا تیز اور زیادہ مقدار میں انٹی بایوٹک ادویہ کا استعمال اور اعصابی و نفسیاتی دباؤ سبب ہوسکتا ہے۔ہماری روزمرہ غذا میں پائے جانے والے مختلف غذائی اجناس کی ذخیرہ اندوزی کے لئے مختلف کیمیکلز استعمال کئے جاتے ہیں یا پھر بازاری کھانے جن کی شیلف لائف بڑھانے کے لئے فوڈ کیمکلز استعمال کئے جاتے ہیں۔فصلوں پر اسپرے کی جانے والی ادویات، الیکٹرومیگنیٹک شعاعیں اس موذی مرض کو دعوت دیتی ہیں۔اسکے علاوہ سورج کی تابکار شعاعیں، سفید جلد رکھنے والوں کو عموماً اپنا نشانہ بناتی ہیں۔سرطان کا مرض عموماً اس وقت تشخیص ہوتا ہے جب یہ جڑیں پکڑ لیتا ہے۔سرطان کے عوامل مثلاً اگر ہم ان میں پان اور چھالیہ کو مان لیتے ہیں جن کے استعمال کرنے والوں میں تالو کی کھال میں کچھ سوزش ہوتی ہے پھر زخم بن جاتا ہے۔فوری تکلیف کی صورت میں وقتی توجہ تو دی جاتی ہے مگر افاقہ کے بعد عموماً توجہ نہیں دی جاتی۔آخر یہ مرض بڑھ کر گلٹی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔مگر اس وقت پانی سر سے گذر چکا ہوتا ہے۔علاج کے سلسلہ میں جب عمل جراحی کروایا جاتا ہے تو خون کی پراگندگی پر قابو نہیں پایا جاسکتا اس طرح مریض موت کی وادی میں چلا جاتا ہے۔سرطان کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

ابتدائی مرحلہ: جب بیماری کے آثار پیدا ہو رہے ہوں۔

دوسرا مرحلہ: جب سرطان سر اٹھانا شروع کر رہا ہو یعنی مرض کی تکلیف شروع ہوجائے۔

کینسر کا علاج: اس بیماری کا علاج مرحلہ وار ہوتا ہے۔ابتدا میں کینسر ابھار کی شکل میں ہوتا ہے۔اس کو سرجری کرکے نکال دیا جاتا ہے تاکہ مزید آگے انفکشن نہ ہو۔اس کے لئے ریڈیو تھراپی کی ضرورت نہیں ہوتی۔جب کینسر عضو کی اندرونی سطح سے باہر خلیات میں آجائے تو اس کے لئے کیموتھراپی اور ریڈیشن کی ضرورت ہے۔اس کا انتظام بہت ضروری ہے۔ریڈیشن کے ذریعہ شعاعیں کینسر کے خلیات کو تباہ کر دیتی ہیں۔اور کینسر پھیلنے سے رک جاتا ہے۔ان ادویات کو درج ذیل گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔اینٹی بائیٹکس ۲۔اینٹی میٹابولائٹس ۳۔نائیٹروسوریا ۴۔اینٹی ہارمون ۵۔الکالوئیڈس ۶۔ایلکالاتینی ایجنٹس

مردوں میں ٹیسٹوٹیرون کے عمل کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔

۱۔فلوٹامائیڈ

۲۔لیوپرولائیڈ

۳۔امائینوگلوکوتھائیمائیڈ

عورتوں میں چھاتی کے کینسر کے لئے ٹےموکسی فین کافی مفید ہے۔

Alkalating Agents Medicines :

الکالئزنگ ایجنٹ ادویہ

1. Cyclpjpospomides سائکلوفاسفامائیڈ
2. کلوروم بیوسل Chlorambusil
3. Busulfan بوسل فان

Antimetabolites Medicines: اینٹی میٹا بولائیٹ ادویہ

1. Methrexate میتھریکسیٹ
2. Fluracil فلوراسل
3. سائیٹاربین Cytarabin
4. Gemcitabine جیمی سیٹابائین
5. Thioguanine تھائیوگویانین

Alkaloids Medicine: الکالائیڈ ادویہ

1. ون کرسٹن Vincristine
2. ون بلاسٹن Vinblastine
3. وینوریل بن Vinorelbin

جلد کا کینسر: یہ انتہائی مہلک بیماری ہے۔جس میں عام طور سے Ultrviolet radiation سورج کی شعاعیں جلد کی بیرونی سطح (ادمہ) اور ہیئر فالکل کو متاثر کرکے جینی مادہ (Genetic material) کو غیو موثر کرتا ہے۔اس بیماری میں عام طور پر چہرے کی جلد متاثر ہوتی ہے۔ابتدا میں درد بالکل محسوس نہیں ہوتا اور آہستہ آہستہ پھیل جاتا ہے۔حتیٰ کے پورے چہرے کو شدید متاثر کرتی ہے۔جس میں ناک کان اور آنکھیں شامل ہیں۔خوش قسمتی سے ۹۵ سکے گا۔

طب یونانی میں کینسر کے لئے سدا بہار بوٹی کو تریاق قرار دیا گیا ہے اسلئے کہ اس میں ون کرسٹن اور ون بلاسٹن پایا جاتا ہے۔

خلاصہ: کینسر کی بروقت تشخیص وآگہی نیز صحیح اصول علاج کا انتخاب اس مرض کی روک تھام کا سبب ہوسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے۔یہ مرض بھی لاعلاج نہیں ہے۔

حجامہ Cupping Therapy

حجامہ ایک ایسا اسلامی طریقہ علاج ہے جس کی وجہ سے انسان کو بہت سی خطرناک بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔یہ طریقہ علاج اس قدر کارگر اور مفید ہے کہ اب جدید سائنس بھی اس کی افادیت سے انکار نہیں کرسکی اور مغربی ممالک میں اس کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔نہ صرف مغربی ممالک بلکہ چین میں بھی اس کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے

حجامہ کیا ھے

اس طریقہ علاج میں مریض کے جسم پر مختلف حصوں پر گول گول اور کپ کی طرح کے آلات لگا دیئے جاتے ہیں۔جس کی وجہ سے انگریزی میں اسے cupping بھی کہا جاتا ہے۔اس سے پہلے مذکورہ جگہ پر زیتون یا کلونجی کا تیل لگا دیا جاتا ہے۔اس طرح کرنے سے ہماری جلد پرسکون رہتی ہے اور بعد میں کپ (ایک سے زیادہ کپ بھی لگائے جاسکتے ہیں) اٹھانے پر تکلیف نہیں ہوتی۔اس کے بعد خون ان حصوں میں اکٹھا ہونا شروع ہوجاتا ہے اور 10 سے 20 منٹ کے بعد ویکیوم کے ذریعے خون کو باہر نکال لیا جاتا ہے۔اب آپ کا جسم گندے خون سے پاک ہوچکا ہے اور بیماریاں کم ہونا شروع ہوجائیں گی۔

حجامہ کے فوائد

اس طریقہ علاج سے کئی خطرناک بیماریوں اور جسم کے دردوں کا علاج کیا جاتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ اس طریقہ میں زہریلا یا بیماریوں والا خون کپ والی جگہ اکٹھا ہوجاتا ہے اور بآسانی اسے نکال کر جسم کے باقی ماندہ خون کو صاف کردیا جاتا ہے۔جدید سائنس کا ماننا ہے کہ اس سے جسم میں خون کی روانی میں آسانی پیدا ہوتی ہے، زہریلا مواد نکل جاتا ہے اور ساتھ ہی مریض کی کسی بھی بیماری سے صحت یابی میں تیزی آجاتی ہے۔جدید سائنس کا ماننا ہے کہ اس کے ذریعے انسان خطرناک بیماریوں سے بھی بچ جاتا ہے۔کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس طرح انسان جادو کے اثر سے بھی نکل جاتا ہے۔سب سے بڑھ کر مسنون طریقہ علاج ہونے کی وجہ سے اہل ایمان کو ایک روحانی سکون ملتا ہے۔

حجامہ کب کیا جائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روز حجامہ سے منع فرمایا ہے جبکہ بدھ کے روز کرنے سے بہت سختی سے منع فرمایا ہے۔کوشش کی جائے کہ حجامہ اسلامی مہینے کی طاق راتوں میں کیا جائے اور پیر، منگل اور جمعرات کو کرنا انتہائی مفید ہے۔چاند کی 17، 19 اور 21 تاریخ کو کرنا مسنون ہے۔ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی پیٹ حجامہ کرنے کا کہا ہے، اس سے یاداشت اور ذہنی معیار بہتر ہوتا ہے۔

ہر بیماری کا علاج ہے سوائے بڑھاپے کے

امام مسلمؒ نے صحیح مسلم میں ابوزبیر کی حدیث جو جابر بن عبداللہؓ کی سند سے مروی ہے' روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بیماری کا علاج موجود ہے جب دوا کا استعمال بیماری کے مطابق کیا جاتا ہے تو حکم الٰہی کے طفیل شفاء ہوجاتی ہے۔

اور صحیحین میں عطاء نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے دنیا میں جب کوئی بیماری پیدا فرمائی تو اس کی شفاء اور دوا بھی ساتھ ہی ساتھ نازل فرمائی۔

مسند امام احمد میں زیاد بن علاقہ کی حدیث جو اسامہ بن شریک کے واسطے سے بیان کی گئی ہے' اس میں اسامہؓ فرماتے ہیں کہ میں خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود تھا کہ کچھ دیہات کے باشندے حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم دوا کریں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اے بندگان اللہ ضرور دوا کرو اس لیے کہ اللہ عزوجل نے جو بیماری دنیا میں پیدا کی اس کی شفاء ودوا بھی پیدا کی صرف ایک بیماری کی کوئی دوا نہیں پیدا فرمائی' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کونسی بیماری ہے آپ نے فرمایا بڑھاپا جو لاعلاج ہے۔

انگلش گرامر

ابوعبیدہ جلال الدین القاسمی (لیکچرار آر ایم پٹیل جونیئر کالج)

USES OF MAY/MIGHT

(MAY/MIGHT کے استعمالات)

MAY بطور Principal Verb مندرجہ ذیل چیزوں کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(A) *May* as a principal Verb is used to denote :--

(1) اجازت کے لئے

(1) permission; as,
(a) *May* I go out? *May* I come in? Yes, you *may*.
(b) *May* I borrow your toothbrush? No, you *may* not.
(c) You *may* go now. [=*You are permitted to go now*.]
(d) He *may* go tomorrow.
(e) If he wished he *might* go tomorrow.
(f) If he had wished he *might* have gone yesterday.
(g) He *may* not go now.[=*I will not let him go now*.]
(h) Members *may* not(=*are not permitted to*) borrow from the library more
than two books at a time.
(i) He *might* not go tomorrow unless you wished.
(j) He *might* enter the college next year.

(2) اِمکان (احتمال) کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(2) Possibility;as,
(a) It *may* rain tonight [=*It is possible that it will rain tonight*.]
(b) It *may* be true. [=*It is possibly true*.]
(c) He *may* be away from home tomorrow.
(d) He *may* come today.
(e) She *may* pass if she works hard.
(f) Kamla *may* win the first prize in English.
(g) If I ask her again,she *may* refuse.
(h) I was afraid that if I asked her again,she *might* refuse.
(i) He *might* not have come even if we had asked him.

(3) May اور Might کا استعمال سوالات بنانے میں کیا جاتا ہے۔

(3) *May* and *might* are used in questions.
(a) *May* I trouble you to pass the salt?
(b) *Might* I borrow your pen a minute?

(4) Might (مگر May نہیں) کا استعمال درخواست (گزارش۔ عرض۔ التجا۔ التماس۔ دعا) میں کیا جاتا ہے۔

(4) Might(but *not may*) is used to make requests.
(a) You *might* make a little less noise.
[=*Please make a little less noise*.]

(B) MAY کا بطور فعلِ مُعاوِن Auxiliary Verb مندرجہ ذیل چیزوں کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(B) *May* as an Auxiliary Verb is used to express :--

(۱) خواہش (آرزو۔ رغبت۔ چاہ۔ تمنا۔ اشتیاق۔ شوق۔ ارمان۔ مرضی) کے اِظہار کے لئے۔

(1) A wish;as
(a) *May* you have a happy and long life !
(b) *May* God bless you !
(c) *May* fortune smile upon you!
(d) *May* you have a good time !

(۲) مقصد (مطلب۔ ارادہ۔ غرض۔ نیت۔ عزم۔ منصوبہ۔ انجام۔ مدعا۔ مقصود۔ غایت) کے اِظہار کے لئے۔

(2) A purpose;as,
(a) We eat that we *may* live.
(b) They died that we *might* live.
(c) He flatters that he *may* win favour.
(d) I stepped aside so that she *might* go in.
(e) We put up a fence so that the neighbours *might* not overlook us.

(۳) Might ڈانٹ ڈپٹ (طعنہ زنی۔ سرزنش۔ ملامت۔ طعن۔ فضیحت۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ زجر و توبیخ) کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

***Might* is sometimes used to express reproach :--**
(a) You *might* tell me the truth.
(b) You *might* have told me the truth.

Absaar Monthly Quiz Contest No. 3

پہلا انعام: سو روپئے نقد، ایک عدد کتاب گیارھویں جماعت کی یووَک بھارتی کا اردو ترجمہ، ایک عدد خوبصورت پین، ماہنامہ ابصار ایک سال کے لئے مُفت

دوسرا انعام: پچاس روپئے نقد، ایک عدد کتاب گیارھویں جماعت کی یووَک بھارتی کا اردو ترجمہ، ایک عدد خوبصورت پین، ماہنامہ ابصار ایک سال کے لئے مُفت

تیسرا انعام: ایک عدد کتاب گیارھویں جماعت کی یووَک بھارتی کا اردو ترجمہ، ایک عدد خوبصورت پین، ماہنامہ ابصار ایک سال کے لئے مُفت

چوتھا انعام: ایک عدد خوبصورت پین، ماہنامہ ابصار ایک سال کے لئے مُفت

محترم قارئین! ماہنامہ ابصار انعامی مقابلہ نمبر 1 کے کل 34 جوابی کارڈس موصول ہوئے، جن میں سے صِرف 3 لوگوں کے جوابات مُکمّل طور پر دُرست تھے۔ لہٰذا اس ماہ کے خوش قِسمت انعام یافتہ قارئین کے نام ہیں: (1) آمنہ صدف رحمت علی، نیا اسلام پورہ (2) عتیق الرحمٰن شیخ طاہر، عبداللہ نگر (3) نازیہ انیس الرحمٰن، دھولیہ

گزشتہ ماہ کے دُرست جوابات: (1) مچھّر (2) مسلمان بھائی کو ذلیل کرنا (3) یہودیوں کی ایک قوم (4) حَرام (5) ساجِد مجید بھڑ گانوی (6) مَراعاتُ النظیر (7) کنُوم (8) تنظیم، سَر بَراہوں (9) شیر (10) (نوکدار دانتوں والے) اورالف، ب، دونوں متبادِل صحیح

۞ اس ماہ کے سوالات ۞

(1) قُرآن میں دُنیا کی طَرَف مائل ہوجانے اور اپنی نَفسانی خواہِشات کی پیروی کرنے والے شخص کی حالَت کس کے مُشابہہ بَتائی گئی ہے؟
(الف) مچھر (ب) کُتّا (ج) خنزیر

(2) اونٹ کے کتنے مُختَلِف نام قُرآنِ حکیم میں ذِکر کئے گئے ہیں؟
(الف) 12 (ب) 13 (ج) 11

(3) وہ کونسا جانور ہے جس کی زَمرہ بندی نہ تو درندوں میں کی جاتی ہے نہ ہی اُسے مَویشیوں کے خانے میں رَکھا جاتا ہے؟
(الف) ہاتھی (ب) خنزیر (ج) کُتّا

(4) ذیل میں سے کس کو مُخلِّ فَصاحَت مانا جاتا ہے؟
(الف) تعقید (ب) رَمز (ج) اِغلاق تفصیلی

(5) مندرجہ ذیل شعر کس شاعر کا ہے؟
شیشہ ہوں اگر میں تو کوئی سَنگ اُچھالو۔ پتھر ہوں تو کیوں وقت کے آزر سے چھُپا ہوں
(الف) سلیم کوثَر (ب) اَصغر گونڈوی (ج) مُقیم اَثَر بیاولی

QUIZ.3 TOKEN

(6) مَہرِ فاطِمہ ---------- تھی جو موجودہ دور میں ---------- کے بَرابَر بنتا ہے۔
(الف) 400 مِثقال چاندی، 7.1 کِلوگرام چاندی (ب) 500 مِثقال چاندی، 125.2 کِلوگرام چاندی (ج) 300 مِثقال چاندی، 275.1 کِلوگرام چاندی

(7) سائنسدانوں کے مطابق تمام پرندوں میں سَب سے زیادہ ایک دوسرے کا تعاون کرنے اور آپس میں محبت کرنے والے ---------- ہوتے ہیں۔
(الف) ہُدہُد (ب) کوئل (ج) بُلبُل

(8) ذیل میں سے کس کی آنکھیں شہد کی مکھی کے چھتے کے مانند ہوتی ہیں؟
(الف) مچھر (ب) مکھی (ج) چیونٹی

(9) ---------- کا دودھ شیرِ مادَر کا بہترین نِعمَ البَدَل ہوسکتا ہے۔
(الف) گینڈا (ب) گدھی (ج) بارہ سنگھا

(10) ---------- کے مَرثیہ کو سُن کر سَخت دِل بَدُّو بھی دھاڑیں مار مار کر رونے لگتے تھے۔
(الف) خولہ رضی اللہ عنھا (ب) عفراء رضی اللہ عنھا (ج) حضرت خنساء رضی اللہ عنھا

نوٹ: تمام سوالات کے جوابات اخبار ابصار کے پچھلے شماروں سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔ درج بالا سوالات کے نمبر لکھ کر صرف اور صرف جوابات پوسٹ کارڈ پر ٹوکن کے ساتھ اپنا پورا نام، پتہ، موبائل نمبر لکھ کر اخبار ابصار کے پتے پر روانہ کریں۔ مَقامی حضرات پیر سے سَنیچر کے دن صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے کے درمیان اپنے حَل دی نالج پری پرائمری انگلش میڈیم اسکول، نزد این سی پی آفِس، مشاوَرَت چوک (مالیگاؤں) میں آکر جمع کروائیں اور انعام یافتہ قارئین اپنے انعامات وُصوُل کریں۔ زائِد حَل ملنے کی صورت میں چار مکمل درست جوابات پر قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات دئے جائیں گے۔ اپنے جوابات ہمیں 15، اَکتوُبَر تک روانہ کریں، اس کے بعد آنے والے جوابات قبول نہیں کئے جائیں گے۔ انعامات کا اعلان اَکتوُبَر کے آخری ہفتے میں شائع ہونے والے اگلے شُمارے میں کیا جائے گا۔ ادارہ کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

اخبار ابصار یہاں سے خریدئے

(۱) محمدی بُک ڈِپو، مالیگاؤں گرلس ہائی اسکول
(۲) عطاء بُک ڈپو، نزد سُلیمانی مسِجد
(۳) عبداللہ بُک ڈپو، نزد نیا پورہ فائر اسٹیشن
(۴) سٹی بُک ڈپو، محمد علی روڈ
(۵) اطفال بُک ڈپو، محمد علی روڈ
(٦) ناز بُک ڈپو، سَلام چاچا روڈ، نیا اسلام پورہ
(۷) گولڈَن جنرَل اسٹورس، کُسُمبا روڈ، نزد زینَت میڈیکل
(۸) القَلَم اسٹیشنری، نور باغ

خوشخبری

شیخ حافظ جلال الدین القاسمی کی تفسیرِ قرآن کی ٹائپنگ کا تیزی سے جاری ہے اور اب تلک تقریباً 12 پارے ہو چکے ہیں۔ جبتک اخبار آپ کے ہاتھوں میں ہوگا انشاء اللہ پندرہ پارے ہو چکے ہونگے۔
ملحوظ رہے کہ یہ تفسیر، قاسمی صاحب کے 15 سال قرآن کریم پر کئے گئے غور و فکر اور مطالعے کا نتیجہ ہے۔

اس مختصر حیات میں کیا کیا کرے کوئی

جلال الدین القاسمی

دعوَت کے لئے مختلف عناوین پر تقاریر کی تیاریوں کا بوجھ ہی کیا کَم تھا کہ اخبارِ ابصار کی ذمہ داری بھی میرے کاندھوں پر آگئی۔ قارئین کی ہمت افزائی نے مہمیز کیا کہ اس اخبار کو خوب سے خوب تر بنایا جائے۔ اس کے لئے وسیع مطالعہ کا وقت نکالنا پڑتا ہے، نیز مجھے سیاست سے کوئی دلچسپی نہ تھی مگر اس اخبار کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے رفتارِ سیاسَت پر بھی تھوڑی بہت نظر ضروری ہے۔ یہ بھی اچھے خاصے وقت کا متقاضی ہے۔ اِدھر پوری دُنیا سے قرآنِ حکیم کی تفسیر کی اِشاعت کے مُسلسَل اصرار کی بناء پر اس کی ٹائپنگ کا کام بھی شروع کرا دیا گیا ہے۔ الحمدللہ، اب تک دس پارے مکمل ہو چکے ہیں، اس کے لئے بھی تھوڑا وقت نکال کر ٹائپسٹ کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے۔ نیز برسوں سے میری تمنّا تھی کہ اپنے طرز کا ایک خاص اسکول کھولوں، جس میں بنیادی زَبان انگلش ہونے کے ساتھ، کے جی، ہی سے بچوں کو عربی زبان سے مانوس کرایا جائے۔ اس کے لئے خاص نِصاب کی تیّاری کے لئے وقت نکالنا، ٹیچرس کو پڑھانا، اُن سے مشوَرے لینا اور مشوَرے دینا، اس کے لئے بھی وقت دینا پڑتا ہے۔ ساتھ ساتھ ایک شائقِ علم کو فُنون پڑھانے کے لئے وقت نکالنا پڑتا ہے جواب تک علمِ نَحو، علمِ صَرف، اُصولِ فقہ، اُصولِ حدیث کے مَبادِیات، بَلاغت (علمِ معانی، علمِ بَیان، علمِ بَدیع) اور اَب مَنطِق میں تَصوُّرات و تصدیقات، سارے بُنیادی مَباحِث پڑھا چُکا ہوں۔ اس کے ساتھ بڑے بڑے جامعات میں سہ روزہ فُنون کی تدریب کا سلسلہ بھی چَل پڑا ہے، وہ علیحدہ ایک عظیم الشان کام ہے۔ اس کے علاوہ انگلش زَبان سے بَرابَر ربط رکھنا پڑتا ہے۔ آخر آخر میں دُنیا کی سب سے مُشکِل زَبان سنسکرت کے حصول کا شوق پال چکا ہوں۔ اس کے لئے بھی اچھا خاصہ وقت دینا پڑتا ہے۔ نیند کم، بیداری زیادہ ہے۔ یہ کام اللہ کی توفیق اور آپ کی دُعاؤں کی وَجہ سے ہو رہا ہے۔ ورنہ میں کہاں اور میری بِساط کیا! عُمر کی طَنابیں سِمَٹ رہی ہیں، نہ جانے کَب طنابیں ٹوٹ جائیں۔ آگے کا سَفَر بہت لمبا ہے، زادِ سَفَر کے نام پر کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔ دُعا فَرمائیں۔۔۔۔۔۔

اہم اعلان

الحمدللہ شیخ جلال الدین القاسمی سہ روزہ تَدریب کے لئے تِروُپتی رَوانہ ہو چکے ہیں۔ 27، 28، 29 ستمبر 2017ء علی الترتیب اِن تین دِنوں میں قاسمی صاحب صرف ایک مادّہ (subject) علم المَنطِق پڑھائیں گے جس میں تَصوُّرات اور تَصدیقات کے تمام اَہم مَباحِث کی وَضاحَت ہوگی اور گُزشتہ کی طرح، پڑھاتے وَقت شیخ کے ہاتھوں میں کوئی کتاب نہیں ہوگی۔

خوشخبری

ابوعبیدہ جلال الدین قاسمی (لیکچرر آر ایم پٹیل کالج، دھولیہ) کے ذریعے مہاراشٹر نصاب کی گیارھویں جماعت کی انگریزی کی کتاب "یووک بھارتی" کا بہترین اردو ترجمہ چھَپ کر اساتذہ اور طلبہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے الحمدللہ۔
اب انگریزی گرامر کو معاونِ حافظہ اور اشعار کی شکل میں یاد رکھنے کی نایاب تراکیب سے معمور انگریزی گرامر کی کتاب "Getting Along In English" اور بارھویں جماعت کی انگریزی کتاب "یووک بھارتی" کا اُردو ترجمہ بھی ان شاء اللہ جلد منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ اس سال کے جونیئر کالج کے طلباء کے لئے Shortcut To Success نامی ایک کتابچے کی بھی تالیف کی گئی ہے جس میں تحریری استعداد و مہارت (Writing Skill) اور اہم قواعدِ زبان (Grammar) سے متعلق انتہائی اختصار کے ساتھ اہم نکات اور منظم ہیئت و ترتیب بندی format بنا کر واضح کردئے گئے ہیں جسے کم وقت میں طلباء انتہائی آسانی کے ساتھ یاد کرکے، بیان کردہ طریقِ کار کے مطابق پرچے میں لکھ کر کُل نمبرات (45 مارکس) حاصل کر سکتے ہیں۔ جن حضرات کو مندرجہ بالا کتابیں مطلوب ہوں وہ اخبار ابصار کے پتے پر ہم سے رابطہ کریں یا دیئے گئے نمبرات پر کال یا وھاٹساپ کریں۔ 9145146672/7020045359

اخبار ابصار گھر بیٹھے حاصل کیجئے

اخبار ابصار ہر ماہ بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے ہمارے واٹساپ نمبر 8657323649 پر اپنا مکمل نام و پتہ انگریزی میں ارسال فرمائیں۔ اور ہمارے جوابی واٹساپ پر ارسال کردہ بینک اکاؤنٹ پر سالانہ زرِتعاون 100 روپئے ڈپازٹ کروا کر اطلاع کریں یا ہمارے مندرجہ ذیل پتے پر منی آرڈر کریں۔ (ادارہ)

Akhbar Absaar, S.No.65/3, Plot No.2, Nishat nagar, Ayesha Nagar Road, Malegaon(Nashik) 423203.

انسانوں کو 2024 تک 'مریخ' پر لے جانے کا منصوبہ

معروف امریکی کمپنی ٹیسلا اور اسپیس ایکس کے بانی ایلون موسک نے حیران کن اعلان کرتے ہوئے کہا کہ 2024 میں پہلی بار انسان دنیا سے مریخ کے لیے سفر کریں گے۔
خیال رہے کہ ایلون موسک نے ہی رواں برس جون میں مریخ پر آئندہ 50 سال کے دوران 10 لاکھ افراد پر مشتمل شہر بسانے کا بھی اعلان کیا تھا۔ شہر بسانے کا اعلان کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ وہ 2023 تک مریخ پر انسانوں کو بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تاہم اب انہوں نے اس ارادے میں ایک سال کا اضافہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ 2024 تک انسانوں کو مریخ پر لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
آسٹریلیا کے شہر ایڈیلیڈ میں انٹرنیشنل ایسٹرونا ٹیکل کانگریس (آئی اے سی) سے 43 منٹ کے خطاب میں ایلون مسک نے اعلان کیا کہ ان کی کمپنی مریخ پر انسانوں کو لے جانے کے لیے آئندہ برس بگ فلائنگ راکٹ 'بی ایف آر' کی تیاری شروع کردے گی۔
انہوں نے حیران کن انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسافر بردار راکٹ نہ صرف مریخ پر جانے کے لیے اہل ہوگا، بلکہ یہ عام مسافر جہاز کی طرح ایک سے دوسرے شہر کا سفر بھی کرے گا۔
ایلون مسک نے وضاحت کی کہ ان کی کمپنی کی جانب سے تیار کیا جانے والا 'بی ایف آر' راکٹ نہ صرف امریکی خلائی ادارے 'ناسا' کے مختلف راکٹ سے زیادہ بہتر ٹیکنالوجی کا حامل ہوگا، بلکہ وہ کسی بھی مسافر جہاز سے بھی ایڈوانس ہوگا۔ ٹیسلا اور اسپیس ایکس کے بانی کا کہنا تھا ان کی کمپنی کی جانب سے تیار کیے جانے والے راکٹ کی اونچائی 400 فٹ ہوگی، جب کہ وہ 39 فٹ چوڑا ہوگا۔ ایلون موسک کے یوٹیوب چینل پر جاری ویڈیوز کے مطابق اس راکٹ میں 42 مختلف انجن ہوں گے، اور اس کا مجموعی وزن 2 کروڑ 87 لاکھ پاؤنڈ ہوگا، جو ناسا کے راکٹ 'اپولو' سے چار گنا زیادہ ہے۔ اس جدید ترین راکٹ میں ایسی منفرد ٹیکنالوجی استعمال کی جائے گی جس کی مدد سے اس کی مریخ سے زمین پر جلد واپسی آسان اور بہتر ہوگی۔ جب کہ یہ راکٹ مسافر بردار جہاز کی طرح ایک سے دوسرے شہر بھی جا سکے گا، نہ صرف یہی بلکہ اس راکٹ کی رفتار اتنی تیز ہوگی کہ کئی وہ ایک دوسرے کے قریبی شہروں تک صرف ایک منٹ دورانیے کے اندر پہنچ جائے گا۔

اِنٹیل نے انسانی ذہن سے مشابہ کمپیوٹر چِپ متعارف کروادی

ویسے تو کمپیوٹر ٹیکنالوجی انسانی ذہن سے بھی زیادہ تیز مانی جاتی ہے، تاہم پھر بھی ہر کوئی یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس میں غلطیوں کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ کمپیوٹر اور جدید ٹیکنالوجی کو زیادہ سے زیادہ قابل بھروسہ اور انسان کی طرح کم غلطیوں کے اہل بنانے کے لیے گذشتہ کئی سال سے آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) یعنی مصنوعی کمپیوٹرائزڈ ذہانت کا بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ تاہم اب کمپیوٹرز کے لیے چِپ تیار کرنے والی دنیا کی معروف امریکی کمپنی 'انٹیل' نے ایک ایسی چِپ متعارف کرادی ہے، جس سے متعلق کمپنی کا دعویٰ ہے کہ وہ انسانی ذہن کی طرح کام کرتی ہے۔ یعنی یہ چپ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی طرح انسانی ذہن سے تیز تو ہوگی ہی ہوگی، مگر ساتھ ہی وہ انسانی ذہن کی طرح چیزوں کو سمجھنے کے اہل بھی ہوگی۔ انٹیل نے اس چپ کو 'لوہی' کا نام دیا ہے، کیوں کہ اسے کمپنی کے امریکا میں واقع لوہی ریسرچ سینٹر میں تیار کیا گیا۔ ٹیکنالوجی کی زبان میں اس چپ کو 'نیورومورفک' کمپیوٹنگ ٹیکنالوجی کا نام دیا گیا ہے، جسے نیورون چِپ بھی کہا جا رہا ہے۔ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ اس چِپ کو سسٹم میں نصب کیے جانے کے بعد کمپیوٹر یا موبائل سسٹم انسانی دماغ کی طرح چیزوں کو سمجھنے اور مسائل کو حل کرنے کا کام شروع کردے گا۔
اس چپ کو مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی میں انقلابی قدم قرار دیا جا رہا ہے، انٹیل نے اس چپ پر 2012 میں کام شروع کیا تھا۔ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ اس چِپ میں ایک لاکھ 30 ہزار نیورون اور ایک کروڑ 30 لاکھ سائی نپس کی طاقت ہے۔
واضح رہے کہ نیورون انسانی دماغ کے عصبوں اور خلیات کے نظام کو کہا جاتا ہے، خیال کیا جاتا ہے کہ انسان دماغ میں 80 ارب سے بھی زائد نیورون پائے جاتے ہیں۔

مچھر بھگانے والا اسمارٹ فون

ایل جی نے کے سیون آئی نامی اسمارٹ فون متعارف کرایا ہے جس کی پشت پر مچھروں کو دور بھگانے کے لیے ایک الٹرا ساؤنڈ سنسر نصب ہے۔ اس فون میں الٹرا ساؤنڈ سنسر سے ایسی لہریں خارج ہوتی ہیں جو انسانوں کے لیے تو بے ضرر ہیں مگر مچھروں کو صارف سے دور رکھتی ہیں، کم از کم کمپنی کا تو یہی دعویٰ ہے۔ ایل جی کی جانب سے یہ ٹیکنالوجی پہلے ہی واشنگ مشینوں اور دیگر گھریلو مصنوعات میں استعمال کی جا رہی ہے۔ فون میں مچھر کو دور بھگانے کی صلاحیت تو ہے مگر یہ فیچر بھی اُسی وقت کام کرے گا جب وہ ہاتھ میں ہو، اگر اسے جیب یا بیگ میں رکھ لیا تو یہ بیکار ہو جائے گا۔

خصوصی اطلاع

قارئین اخبار کے مختلف گوشوں کے لئے اپنے غیر طبع شُدہ مُراسَلات، تحقیقی مقالات اور اپنی تخلیقی کاوشیں ھمارے ای میل یا وھاٹساپ پر اپنے مکمل نام اور پتے کے ساتھ بھیجیں۔
وھاٹساپ نمبر: 8657323649
ای-میل: absaarakhbar@gmail.com

The ABSAAR Monthly Printed, Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi, Printed at SHARP OFFSET PRESS at Kusumba Road, Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 , Nishat Nagar, Ayesha Nagar Road, Malegaon(NASHIK) 423203 Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi EMAIL : absaar.urdu@gmail.com